مدینۃ المسیح

۹ر جون ۱۹۲۹ء تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراونڈ میں ایک شاندار مجلس مشاعرہ منعقد ہوئی۔ کئی اصحاب نے نظمیں پڑھیں اور جناب ابو الاثر حفیظ صاحب جالندہری نے اپنی تازہ تصنیف شاہنامہ اسلام کے بعض حصے اپنی مخصوص طرز میں پڑھ کر سنائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی ؎

ایڈیٹر اور اسسٹنٹ ایڈیٹر پیغام صلح پر الفضل کی طرف سے جو مقدمہ گورداسپور میں دائر ہے۔ اس کی آئندہ پیشی یکم جولائی کو مقرر ہوئی ؎

ہر احمدی عورت کیلئے نماز اور کلمہ باترجمہ جاننا ضروری ہے

مجلس مشاورت کے قائم کرنے کی بہت بڑی غرض یہ ہے۔ کہ ہم سب مل کر اس کام کو سرانجام دیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے احمدی جماعت کے سپرد کیا ہے۔ نہ یہ کہ ہم ایک جگہ جمع ہو کر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر کے واپس اپنے گھروں کو چلے جائیں۔ اور پھر اسی طرح اگلے سال جمع ہوں۔ اور بعض سوالات کے جوابات لیکر گھروں کو لوٹ جائیں۔ خدا تعالیٰ نے انبیاء کو اس لئے مبعوث نہیں فرمایا۔ کہ جلسے کریں۔ اور انجمنیں بنائیں۔ یہ تو اور لوگ بھی کر لیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک جگہ فرماتے ہیں۔ "ہماری غرض اس وقت پوری ہو سکتی ہے۔ جب ہمارا ایک ایک مرد ایک ایک بچہ اور ایک ایک عورت اس قدر واقفیت دین سے رکھے۔ جو مسلمان بننے کے لئے ضروری ہے۔ جب تک ایسا نہ ہو۔ تب تک ترقی نہیں ہو سکتی۔ سوائے اس کے کہ بعض خاص آدمی اپنی ریاضت سے آگے نکل جائیں۔ مگر جماعتیں اس لئے بنائی جاتی ہیں۔ کہ سارے مل کر ترقی کریں۔ اگر ساری جماعت ترقی نہ کرے تو پھر کیا ضرورت ہے چندہ جمع کرنے کی اور کیا ضرورت ہے کانفرنس اور جلسوں کی"؎

مجلس مشاورت ۱۹۲۳ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ عورتوں کو نماز سادہ اور کلمہ باترجمہ پڑھا دیا جائے۔ اور جو زیادہ پڑھ سکیں۔ انہیں زیادہ تعلیم دی جائے۔ اس کے ایک سال بعد ۱۹۲۴ء کی مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندوں سے سوال کیا۔ تو معلوم ہوا۔ صرف ایک جگہ ایسی ہے۔ جہاں ایک بھی احمدی عورت ایسی نہیں۔ جو نماز اور کلمہ باترجمہ نہ جانتی ہو۔ اور دوبارہ سوال کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ صرف ۲۵ جماعتیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے پچھلے فیصلہ کے بعد کوشش کر کے اپنی جماعت کی نصف عورتوں کو نماز اور کلمہ باترجمہ سکھایا ہے ؎

لیکن اس کے بعد پانچ سال کے عرصہ میں ابتک یہ معلوم نہیں ہوا کہ جماعتوں نے اس کی طرف توجہ کی ہو یا نہیں اگر واقعی جماعت کے تعلیم یافتہ اور ذمہ وار کارکنوں نے ابتک عورتوں کی تعلیم کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ تو میں ان سب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ اس سال ضرور کوشش کر کے اپنی اپنی جماعت میں کوئی عورت ایسی نہ رہنے دیں جسے نماز اور کلمہ باترجمہ نہ آتا ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہماری جماعت کی تعلیمی ترقی دوسرے مسلمانوں سے بدرجہا بڑھ کر ہے۔ بلکہ جیسا کہ گورنر پنجاب نے کہا تھا دوسرے مسلمانوں کے لئے ایک نمونہ ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے مطابق یہ ضروری ہے کہ ساری جماعت ترقی کرے اور جماعت ترقی نہیں کر سکتی جب تک ہر احمدی عورت کم از کم نماز اور کلمہ باترجمہ نہ جانتی ہو۔ دینی تعلیم کا یہ ادنیٰ سے ادنیٰ معیار ہے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو۔ تو ہرگز ہرگز جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔

میں پھر درخواست کرتا ہوں کہ ہر جگہ کے احمدی احباب امسال پوری کوشش کریں۔ کہ ان کے علاقہ میں کوئی احمدی عورت ایسی باقی نہ رہے۔ جو نماز اور کلمہ باترجمہ جانتی ہو۔ آئندہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر ایسی تمام جماعتوں کا اعلان کیا جائے گا۔ جو اس پروگرام پر عمل پیرا ہو نگی۔

ناظر تعلیم و تربیت عبدالرحیم درد قادیان

ایک بھائی کی روانگی اور ایک کی آمد

ہمارے مخلص بھائی ملک غلام رسول صاحب احمدی شوق ایم اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ڈیرہ غازی خان کا چھ سال قیام کے بعد یہاں سے شاہپور تبادلہ ہو گیا ہے۔ ایام قیام میں جناب ملک صاحب موصوف نے اہالیان ڈیرہ غازیخان کی تعلیمی حالت کو سدھارنے اور یہاں کے پسماندہ لوگوں میں جن کا اکثر حصہ مسلمان ہے تعلیم کا رواج دینے میں بہت سعی کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور جہاں تشریف لے جائیں صحت و عافیت سے رکھے۔ اگرچہ شوق صاحب کی جدائی جماعت کے لئے بہت شاق تھی۔ مگر اس مالک حقیقی کا شکر ہے کہ ان کی جگہ مولوی غلام حسین صاحب احمدی جو ایک نہایت نیک دل بزرگ ہیں۔ اور پہلے بھی اس ضلع میں رہ چکے ہیں تشریف لاتے ہیں۔ خدا کرے کہ مولوی صاحب ہمہ وجوہ جناب شوق صاحب کا نعم البدل ثابت ہوں۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے اپنے ہر دو بھائیوں کو ۷ جون کو جناب ملک مولا بخش صاحب کلرک سیشن کورٹ کے مکان پر دعوت دی گئی۔ جناب شوق صاحب کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ اور بعد ازاں شکریہ اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار محمد افضل
ڈیرہ غازیخان

امرتسر میں سیرت رسول کریم صلعم کے متعلق عظیم الشان جلسہ

چونکہ ۲ جون کا جلسہ بعض لوگوں کی فتنہ انگیزیوں کی وجہ امرت سر میں نہ ہو سکا۔ اس لئے جماعت احمدیہ امرت سر نے اپنی اغراض کی تکمیل کے لئے ۸ جون کو ایک جلسہ کے انعقاد کا انتظام کیا۔

۸ جون ایک بجے کی گاڑی سے قادیان کے اصحاب کی بہت بڑی تعداد اس جلسہ میں شمولیت کے لئے سوار ہوئی۔ چونکہ حکام ریلوے کو اطلاع دی جا چکی تھی۔ اس لئے اس گاڑی میں کچھ ڈبے زائد لگائے گئے۔ جنکی وجہ سے احباب کو بہت آرام ملا۔ گاڑیوں کے باہر جھنڈے لگا دیئے گئے۔ جن پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مختلف اشعار لکھے ہوئے تھے۔ جس اسٹیشن پر گاڑی ٹھہرتی۔ وہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھتا۔ اور احباب گاڑی سے اتر کر مختلف ٹولیوں میں نظمیں پڑھنا شروع کر دیتے ہر اسٹیشن سے مختلف دیہات کے احمدی جلسہ کی رونق بڑھانے کے لئے سوار ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ جب گاڑی امرت سر پہنچی تو قریباً چھ سو کا مجمع تھا۔ ان کے علاوہ بعض اور مقامات سے دوست صبح ہی امرتسر پہنچ گئے تھے۔ لاہور اور مضافات لاہور سے بھی بہت سے دوست تشریف لائے۔ امرتسر سٹیشن سے یہ مجمع بصورت جلوس مختلف ٹولیاں بنا کر جو اپنا اپنا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھیں۔ نظمیں پڑھتا ہوا روانہ ہوا۔ اور گول باغ میں جا کر جہاں مہمانوں کے ٹھہرنے کا انتظام تھا۔ ٹھہر گیا کارروائی جلسہ ۹ بجے شب بمقام سنتوکھ سر زیر صدارت جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر دعوت و تبلیغ قادیان شروع ہوئی۔ مجمع توقع سے بڑھ کر زیادہ تھا۔ باوجودیکہ مولوی ظفر علی اور عطاء اللہ بخاری نے بہتوں سے بھی فاصلہ پر خدا اور رسول کی مخالفت کا اڈا جما رکھا تھا مگر پھر بھی قریباً پانچ ہزار لوگ ہمارے جلسہ میں آئے۔ جن میں ہر مذہب و ملت اور ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد رائے صاحب بخشی بھگت رام صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل نے ایک نہایت ہی عقیدتمندانہ اور مخلصانہ تقریر کی جس میں آپ نے فرمایا۔ محمد صاحب کی زندگی اس قدر جامع اور اتنی مکمل ہے کہ انسان اس کے حالات پڑھ کر اپنی زندگی میں عظیم الشان تغیر پیدا کر سکتا ہے۔ آپ نے توحید کے متعلق جو تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی ہے اس کی نظیر کسی اور مذہب میں نہیں مل سکتی۔ آپ نے کہا۔ آج اس سعادت سے کہ مجھے حضرت محمد صاحب کے متعلق اپنے عقیدتمندانہ جذبات کے اظہار کا موقعہ میسر آیا ہے۔ مجھے اس قدر خوشی ہے کہ ایسی خوشی مجھے ساری عمر میں کبھی نہیں ہوئی۔ اور حضور کے لئے میرے دل میں نہایت ہی عزت و احترام ہے۔

بخشی صاحب کے بعد مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل جالندھری نے تقریر کی۔ اور ثابت کیا۔ دنیا میں امن قائم کرنیکے لئے اسلام کی تعلیم بے نظیر ہے۔

مولوی صاحب موصوف کے بعد سکھ دھرم کے مشہور عالم گیانی شیر سنگھ صاحب سٹیج پر آئے۔ اور ایسی ولولہ انگیز تقریر فرمائی کہ حاضرین بے اختیار ہو کر نعرہ ہائے تحسین بلند کرتے رہے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ شخص نہایت کمینہ اور پاپی ہے جو حضرت محمد صاحب جیسے محسن عالم اور بے نظیر انسان کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرتا ہے۔ نیز آپ نے کہا وہ دن ہندوستان کے لئے نہایت ہی مبارک ہو گا۔ جب یہ تحریک جسکے ماتحت یہ جلسہ ہو رہا ہے۔ مکمل طور پر کامیاب ہو جائیگی۔

گیانی صاحب کے بعد مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کی تقریریں ہوئیں۔ جو نہایت مدلل اور موثر تھیں۔ حاضرین نے ہمہ تن گوش ہو کر ان تقریروں کو سنا۔ شیخ صاحب کی تقریر کے بعد ایک بچے نے ایک ہندو کی تصنیف کردہ نعت پڑھی۔ اور اس کے بعد پنڈت بلیارام صاحب ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک نے ایک پرجوش اور فصیح تقریر کی جسے حاضرین نے نہایت پسند کیا۔ آپ نے کہا حضرت محمد صاحب کے جیون چرتر کا مطالعہ کرتے ہوئے انسان میں بھی [illegible] کی طاقت پیدا ہو سکتی ہے۔ آپ پیغمبروں میں فرد تھے۔ اور میں ایک طرف اگر سری رام چندر اور کرشن کی عقیدت اپنے دل میں پاتا ہوں تو دوسری طرف میرے دل میں حضرت محمد صاحب کا ستارہ بھی چمکتا ہے۔ پنڈت صاحب کے بعد ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب موگوی نے تقریر کی۔ اور صاحب صدر کی اختتامی اور برمحل تقریر کے بعد دعا پر رات کے ۱۲ بجے جلسہ کا اختتام ہوا۔

محض خدا کے فضل و کرم سے یہ جلسہ ہر لحاظ سے پوری طرح کامیاب رہا۔ پولیس نے بھی قیام امن کی پوری کوشش کی۔ اور فتنہ انگیزوں کو انکی شرارتوں میں قطعاً ناکام رکھا۔

امریکہ میں ۲ جون کا جلسہ

ڈاکٹر شکاگو سے صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم اے مبلغ امریکہ نے حسب ذیل تار ارسال کیا ہے:-

۲ جون سیرت النبی کے متعلق شکاگو یونیورسٹی میں نہایت کامیاب لیکچر ہوا۔ ڈاکٹر اسپرنگلنگ ہیڈ اورینٹل ڈیپارٹمنٹ صدر تھے۔ برادرم یوسف خان صاحب نے سنسناٹی میں لیکچر دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۹۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جون ۱۹۲۹ء | جلد ۱۶

سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد

اب جبکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے ہماری جماعت تمام ہندوستان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صفات حسنہ اور بے مثال تعلیم بیان کرنے کے لئے لیکچر کرانے کی تحریک میں کامیاب ہو چکی ہے۔ اور ہندوستان کے طول و عرض میں ۲ جون کو نہایت شاندار جلسے منعقد ہو چکے ہیں۔ ہم اسکے ایک ایسے اہم فرض کیطرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلانا چاہتے ہیں جو سال حال کے پروگرام میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے ضروری قرار دیا ہے اور جس کا ذکر حضور نہایت تفصیل کے ساتھ فرما چکے ہیں حضور نے جماعت کو تبلیغ احمدیت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے جہاں دینی اور دنیوی لحاظ سے اسکی اہمیت اور ضرورت واضح فرمائی۔ وہاں اس کے لئے ایک نہایت مفید تجویز بھی جماعت کے سامنے رکھ دی ہے حضور نے فرمایا۔ "میں جماعت کے دوستوں سے خواہش کرتا ہوں کہ خواہ وہ عالم ہوں یا معمولی پڑھے لکھے۔ پیشہ ور ہوں یا زمیندار۔ تاجر ہوں یا ملازم ہر طبقہ کے لوگ اپنے آپ کو پیش کریں اور اقرار کریں کہ اپنے طبقہ میں سے کم از کم ایک شخص کو احمدی بنانے کی کوشش کریں گے اور پھر جلد سے جلد اس عہد کو پورا کریں" +

اس عہد کو حضور نے اسقدر ضروری قرار دیا ہے کہ اس کے لئے خاص جلسے منعقد کر کے عہد کرنیوالے اصحاب کی فہرستیں مرتب کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اگرچہ مختلف مقامات کے اصحاب نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اور کئی ایک اصحاب نے اپنے نام پیش بھی کئے ہیں لیکن یہ تحریک جس سرگرمی اور کوشش کی مستحق ہے۔ وہ ابھی اسے حاصل نہیں ہوئی چونکہ ۲ جون کے جلسوں کا نہایت عظیم الشان اور بابرکت کام ہماری جماعت کے سامنے تھا جس کے لئے پوری سعی اور کوشش ضروری تھی اس لئے اس کے سرانجام پا جانے تک ہم نے سال میں کم از کم ایک ایک احمدی بنانے کے عہد کیطرف توجہ نہ دلائی۔ اب جبکہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے سارا ہندوستان سرور عالم کی تعریف سے گونج چکا نہایت معزز اور مشہور غیر مسلم اصحاب آپ کی ذات اقدس کے متعلق خراج تحسین ادا کر چکے۔ اور ان کے قلوب میں عقیدت کے جذبات پیدا ہو چکے ہیں۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ہم اپنی جماعت کو اس اہم کام کی طرف متوجہ کریں +

جماعت احمدیہ کے ہر ایک فرد کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ فقرات اپنی لوح دل پہ لکھ لینے چاہئیں +

"ہماری کامیابی کا سارا دارو مدار خدا کے فضل اور ہماری اپنی کوششوں پر ہے"

کیوں۔ اس لئے کہ :-

"جب تک یہ بات ہماری آنکھوں کے سامنے نہ ہوگی کہ اگر ترقی ہوئی تو محض اپنی کوشش اور سعی سے ہوگی۔ اسوقت تک کبھی ترقی حاصل نہ ہوگی۔ جب ہمیں یہ بھروسا ہوگا۔ کہ ہمارا دایاں اور ہمارا بایاں بازو دوسری قومیں سنبھالینگی تو یہ ہماری شکست کا وقت ہوگا۔ ہمارا دایاں ہمارا بایاں ہمارا اگلا۔ ہمارا پچھلا اور ہمارا وسط ہمیں خود سنبھالنا ہوگا۔ تب ترقی ہوگی۔ اس لئے میں بار بار کہہ چکا ہوں۔ کہ اپنی جماعت کو دنیا میں پھیلاؤ۔ اور بڑھاؤ"

ان الفاظ میں تبلیغ احمدیت کی اہمیت نہایت ہی واضح اور دلنشین طریق سے بتا دیگئی ہے اور ہمیں اس سے ایکدم کے لئے بھی غافل نہیں ہونا چاہیئے کہ یہی ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہے اور اسی کے ساتھ اسلام کا احیاء وابستہ ہے۔ اسوقت ہماری مٹھی بھر غریب اور بیکس جماعت اسلام کی جو خدمات سرانجام دے رہی ہے ان کا دشمن سے دشمن بھی اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ پھر کون نہیں سمجھ سکتا ہماری جماعت جب اور زیادہ ترقی حاصل کر لیگی۔ تو موجودہ خدمات سے بہت بڑھ کر دینی خدمات سرانجام دے سکیگی۔ اور بہت زیادہ شان کے ساتھ اعلاء کلمۃ اللہ کر سکیگی۔ پس اسلام کو دنیا میں غالب کرنے۔ اسلام کے روشن چہرہ سے گرد و غبار دور کرنے۔ اسلام کی مقدس تعلیم کو پیش کرنے۔ اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل شان پیش کرنیکا صرف یہی طریق ہے کہ پوری سرگرمی اور سارے زور کے ساتھ احمدیت کی اشاعت کی جائے اور اس کے لئے خصوصیت سے وہ طریق اختیار کیا جائے جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیش فرمایا ہے یعنی ہر احمدی عہد کرے کہ وہ اپنے درجہ اور اپنی حیثیت کا کم از کم ایک آدمی احمدیت میں داخل کرنیکی کوشش کریگا۔ اگرچہ یہ اقرار بہت بڑا اقرار ہے اور اپنے ساتھ بہت بڑی ذمہ داری رکھتا ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ جو اصحاب یہ عہد کرینگے اور اسکے ساتھ اپنی طرف سے کوشش اور سعی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے۔ انہیں خدا تعالیٰ اپنے عہد کو پورا کرنے کی توفیق بھی دیگا۔ اور اگر اس سال نہیں۔ تو اگلے سال یا اس سے اگلے سال وہ کامیاب ہو جائینگے۔ ان میں تبلیغ کرنے اور لوگوں کے جذبات اور احساسات کو اپیل کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائیگی۔ اور پھر وہ اپنی تبلیغی مساعی کے نہایت خوش کن نتائج دیکھ سکیںگے +

پس احباب کو چاہیئے۔ جلد سے جلد یہ عہد کر کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں اطلاع دیں۔ اور سرگرمی سے اس کے پورا کرنے میں لگ جائیں +

سنگھٹن کا اصل مقصد

ہندو دوست تحریک سنگھٹن کے ایک محض اندرونی اصلاح کی تحریک ہونے کا اعلان کرنے کے عادی ہیں لیکن حقیقۃً سنگھٹن کیا ہے۔ اور اسکے مقاصد و اغراض کیا ہیں۔ رائے بہادر لالہ سیوک رام صاحب ایم۔ ایل اے صدر پراونشل ہندو سبھا لاہور کی زبانی سن لیجئے۔ ارشاد ہوتا ہے :-

"سنگھٹن سے فائدہ کیا ہوگا؟ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آجکل جگہ بہ جگہ گائے کے ذبیحہ کی اجازت میونسپل کمیٹی یا حکام سے بآسانی مل جاتی ہے۔ جیسا کہ فاضلکا میں ہوا اور حال میں خانیوال میں ہوا ہے۔ اگر مقامی ہندو سبھا طاقتور اور بارسوخ ہو تو ممکن نہیں کہ کسی حاکم کو ایسی نا واجب کارروائی کرنے کی جرأت ہو"

(بحوالہ تازیانہ ۱۰ جون)

یہ ہے۔ اصل مفہوم سنگھٹن کا یعنی ہندوؤں میں اس قدر طاقت پیدا کرنا۔ کہ کسی حاکم یا میونسپل کمیٹی کو گائے کے ذبحہ کی اجازت دینے کی جرأت نہ ہو +

وہ مسلم رہنما جو ہندوؤں سے اتحاد کی خاطر خود بخود اپنے حقوق ترک کر دینے پر بالکل آمادہ و تیار ہیں۔ اور قوم کو اس کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کرنے کا وعظ شب و روز کرتے رہتے ہیں۔ غور کریں۔ ہندوؤں کے ان ارادوں کی موجودگی میں مسلمانوں کو کس طرح جرأت ہو سکتی ہے کہ کافی ضمانت اور یقین کے بغیر اپنے آپ کو انکے رحم پر چھوڑ دیں +

ہندو شاستروں میں اصلاح کی ضرورت

ہندو لا اینڈ ریسرچ ریفارم ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام پونہ میں ۲۲ مئی کو ایک آل انڈیا کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ بقول معاصر بندے ماترم اس میں "کئی اصحاب جو سمرتیوں کے قانون کے فاضل ہیں۔ اور ہندو قانون سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ کانفرنس میں شامل ہوئے۔ کانفرنس کے صدر مسٹر جسٹس مدگوکر جج ہائیکورٹ تھے" آپ نے ہندو دھرم شاستروں پر بحث کرتے ہوئے کہا اور کیا ہی خوب کہا :-

"اگر آج کسی شخص سے کہا جائے۔ کہ آج سے کئی صدی کے بعد لوگوں کے لئے قوانین مرتب کرے۔ تو اس سوال عظیم کو

کیا حماقت ہو سکتی ہے ..... اگر آج آیندہ صدیوں کے لئے قوانین نہیں بن سکتے۔ تو کیوں یہ سمجھا جائے کہ زمانہ ماضی میں ہمیشہ کے لئے قانون بن چکے ہیں؟"

آج زمانہ میں تمدن و معاشرت اور دیگر حالات میں جو تغیرات رونما ہو رہے ہیں۔ انہوں نے ہندو دھرم کے قائدین کو سراسیمہ کر رکھا ہے اور وہ یہ دیکھ کر کہ ان کا مذہب زمانہ کی رفتار کے ساتھ چلنے میں ان کے لئے ایک خطرناک روک ثابت ہو رہا ہے اپنے حسب منشاء اور ضرورت اپنے دھرم میں نہایت سرعت سے ترامیم کر رہے ہیں۔ اور تعلیم اسلام کے پیوند لگا رہے ہیں۔

ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مسلمان کا دل خدا تعالےٰ کی حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔ کہ اسے ایک ایسا مکمل اور جامع دین عطا کیا گیا جس میں کبھی بھی کسی تغیر یا ترمیم و تنسیخ کی ضرورت پیش نہیں آسکتی۔ اور جسے اس دور ترقی اور ارتقاء میں بھی نہایت فخر کے ساتھ اہل عالم کے پیش کر سکتا ہے۔ اور بے اختیار اس برگزیدہ انسان پر درود بھیجنے کو دل چاہتا ہے جس کی غلامی کے باعث آج ہم اس نعمت عظمیٰ اور سعادت عظیمہ کے وارث ہیں۔ اللھم صل علی محمد وبارک وسلم۔

زمینداروں کی مکمل بربادی کے منصوبے

اس میں تو کسی کو شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ سود خوار ساہوکاروں کے دست تظلم نے غریب زمینداروں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔ ان کی بربادی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی لیکن قانون انتقال اراضی جو زمینداروں کی زمینوں پر ان کے قبضہ و تصرف میں روک ہے ان کی آنکھوں میں خار بنکر کھٹک رہا ہے اور اس کی تنسیخ کے لئے ان کی طرف سے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے۔

معاصر دور جدید ۹ رجون راوی ہے کہ:-

"اب ایک عظیم الشان کانفرنس ماہ ستمبر میں بمقام سرگودھا منعقد ہونے والی ہے جس کے لئے ابھی سے زبردست تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ تمام منڈیوں۔ دیہاتوں کے دوکانداروں اور آڑہتیوں سے روپیہ جمع کرنے کو کہا گیا ہے تاکہ اس روپیہ سے انگلستان اور دوسرے مغربی ممالک میں ایکٹ انتقال اراضی کے خلاف شور شر پیدا کیا جائے"۔

ایک طرف تو یہ چالاک اور عیار ساہوکار ہیں۔ ان کا اثر و رسوخ ہے۔ قومی رعب ہے۔ دولت ہے۔ ثروت ہے تنظیم و اتحاد اور یکجہتی ہے۔ اور دوسری طرف غریب۔ سادہ لوح سیدھے سادے۔ بھولے بھالے۔ فاقہ کش۔ مقروض ہر قسم کے ذاتی یا قومی رعب یا اثر و رسوخ سے محروم اور تنظیم و اتحاد سے کلیۃً تہی دست زمیندار ہیں۔ بچارے زمینداروں کی اگر یہی بیکسی و بیکسی پر کسی کو رحم نہ آئیگا تو بھی خداوند قادر مطلق زمینداروں کی حمایت کرے اور ان کی طوفان زدہ کشتی کو سلامت ساحل پر لانے میں ممد و معاون ہو۔

اشارات

"غازی" امان اللہ خان کا وجود جو بدر افغانستان کے لئے مفید سمجھا گیا تھا۔ خدا کی شان انتہائی نقصان رساں اور تباہی خیز ثابت ہوا ہے لیکن وہ زبانیں جو اپنی سنہری روپہلی اغراض کے ماتحت پہلے دن سے اس کی تعریف و توصیف میں کھل گئیں۔ وہ ابھی تک بند ہونے میں نہیں آتیں۔ جبکہ بقول "انقلاب" ۵ رجون "وادی کابل پر قہر الٰہی کا نزول ہو چکا۔ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ "غازی" موصوف نے ہمیشہ کے لئے سرزمین کابل کو خیرباد کہہ دیا اور بمبئی کے ایک ہوٹل میں جا گزین ہوا۔ جہاں اخبارات کے بیان کے مطابق پولیس ان کی نگرانی پر متعین ہے۔

"زمیندار" جو اسبات کا منتظر تھا۔ کہ دوبارہ کابل میں "امانی پرچم" لہرائے۔ تا وہ جلد سے جلد "ہدیہ عقیدت" لے کر پیش ہو۔ ابھی تک "شہریار غازی کا نطق ہمایونی" سنا رہا۔ اور دنیا کے سامنے یہ دعوٰی پیش کر رہا ہے کہ

"تاریخ شاہ امان اللہ کے سوا کسی تاجدار کا نام پیش کرنے سے قاصر ہے۔ جس نے رعیت کے خون کے چھینٹوں سے اپنا دامن بچانے کے لئے قبائے سلطنت ہی اتار پھینکی ہو"۔

معلوم نہیں اگر کوئی شخص غازی امان اللہ خان کے "قبائے سلطنت" اتار پھینکنے سے پہلے کے "زمیندار" کے پرچے پیش کر کے یہ دریافت کرے ان میں "قشون قاہرہ" اور "شہریار غازی کی فوج ظفر موج" کے متعلق جو خبریں شائع ہوتی رہی ہیں۔ انکی موجودگی میں کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ رعیت کے خون کے چھینٹوں سے اپنا دامن بچانے کے لئے قبائے سلطنت اتار پھینکی۔ تو "زمیندار" کیا جواب دے۔

"غازی" امان اللہ خان اپنے ایک بیان میں ارشاد فرما چکے ہیں کہ اڑہائی ہزار کے قریب قندہار کی جنگ میں شاہی فوج کام آچکی ہے "شائد زمیندار" کے نزدیک ان مقتولین کے جسموں سے خون نہیں بلکہ پانی نکلا ہوگا۔ یا وہ غازی امان اللہ خان کی رعایا ہی نہ ہونگے۔

مگر میں پوچھتا ہوں اگر کوئی شخص اپنا گھر بار۔ اپنا مال و اموال اپنے خویش و اقارب ایک خونخوار دشمن کے حوالے کر کے بھاگ جائے اور پھر یہ کہے۔ "خونریزی سے نفرت کی بنا پر میں نے تخت و تاج سے دست بردار ہو کر جلاوطن ہونا قبول کیا"۔ تو اسے قابل تعریف سمجھا جائیگا یا لائق مذمت۔ شاہی خاندان کی عورتوں اور مردوں کے متعلق موجودہ حکمران کے سلوک کی جو داستانیں خود "زمیندار" بارہا شائع کر چکا ہے انہیں سامنے رکھئے اور پھر بتایئے۔ ان حالات میں اپنے خاندان کے مردوں اور عورتوں کو چھوڑ آنے والا اور صرف اپنی جان کی خیر منانے والا شخص کس خطاب کا مستحق ہے۔

غازی امان اللہ خان نے جب کابل سے قندہار کیطرف ہجرت کی اور موجودہ حکمران کے صرف پچاس سپاہی کابل پر قابض ہو گئے تھے۔ اس وقت بھی یہی کہا گیا تھا۔ کہ اپنی رعیت کو خونریزی سے بچانے کے لئے غازی صاحب چپ چاپ تشریف لے گئے ہیں۔

لیکن جب وہاں جا کر جان میں جان آئی۔ تو جنگ کی تیاری میں لگ گئے۔ اور "قشون قاہرہ" فراہم کر کے یلغار شروع کر دی۔ اس وقت رعیت کے خون کے چھینٹوں سے اپنے دامن کو بچانے کا خیال کدھر گیا تھا۔ اور اس وقت سے قبل کیوں دماغ میں نہ آیا۔ جبکہ شکست فاش نہ ہو چکی۔

دراصل یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ اور اپنی ہزیمت اور بزدلی پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوششیں۔ ورنہ کون اپنے دامن کو دوسروں کے خون کے چھینٹوں سے بچانے کے لئے حکمرانی چھوڑ کر دربدر کی خاک چھاننا منظور کر سکتا ہے۔ اور پھر امان اللہ خان کا سا انسان۔ جس نے ایسے انسانوں کے خون سے ہاتھ رنگے جن کا سوائے اس کے اور کوئی قصور نہ تھا۔ کہ وہ اس زمانہ کے موعود مرسل پر ایمان لائے تھے۔ ان بیچاروں کو جاہل اور خونخوار ملاؤں کی وحشت اور درندگی کے حوالے محض اس ڈر اور خوف سے کر دیا گیا۔ کہ ملا لوگ شورش نہ برپا کر دیں۔ یہ وہ سب سے پہلی اور سب سے بڑی بزدلی تھی۔ جو غازی امان اللہ خان سے سرزد ہوئی۔ اور یہی اس کے موجودہ انجام کی ذمہ دار ہے۔

اب جبکہ دست قدرت نے امان اللہ خان کو ہر لحاظ سے تہی دست کر دیا۔ مناسب یہی ہے کہ ان کا ذکر اگر عبرت کے طور پر کرنا پڑے۔ تو انہی الفاظ میں کیا جائے۔ جو انکی حالت کے مطابق ہوں۔ ورنہ ایک سقہ بچہ کے خوف سے بھاگ آنے والے کو اگر "غازی" اور "شہریار غازی" کہا جائے۔ تو یہ اس کی توقیر نہیں ہوگی۔ بلکہ اس کے ساتھ تمسخر ہوگا۔ لیکن سرزمین ہند جہاں لوگ بیٹھے بٹھائے "غازی" بن جاتے ہیں وہاں جنگ سے بھاگا ہوا کیوں غازی نہ کہلائے۔

اس وقت تک کہ امان اللہ خان بمبئی نہیں پہنچ گئے۔ زمیندار وغیرہ اخبارات آپ کے متعلق نہایت ہی بے سروپا خبریں شائع کرتے رہے ہیں۔ اب کہ دنیا پر اصلیت کھل چکی ہے کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ ایسی افسانہ طرازیوں سے وقار صحافت کو صدمہ پہنچانے سے احتراز کیا جائے۔

15

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسلمانان ہند کی عقیدت کے شاندار مظاہرے

ہندوستان کے طول و عرض میں ۲ جون کو عظیم الشان جلسے

اتفاق - اتحاد - رواداری اور خوش اخلاقی کے مظاہر

ناگپور

(تار) ۲ رجون مومن پورہ ناگپور میں ایک مشترکہ جلسہ زیر صدارت مسٹر سمیع اللہ صاحب پلیڈر منعقد ہوا۔ الحاج مولانا عبد الرحیم نیر نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلےٰ کیریکٹر اور پاکیزہ مشن پر تقریر کی آپ نے بتایا۔ کہ اسلام جہاں جہاں پہنچا ہے۔ وہاں ہی قیام امن کا موجب ہوا ہے۔ اور لوگوں کی تسکین کا سبب ہوا ہے۔ آپ نے اپنی تائید میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور آیات قرآنی۔ غیر مسلم مصنفین کی آرا پیش کیں۔ آپ نے بتایا۔ کہ اسلام نے اپنی خوبیوں سے دنیا کے قلوب کو مسخر کیا ہے۔ اور اس اعتراض کی تردید کی۔ کہ اشاعت اسلام تلوار سے ہوئی ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ دنیا کی موجودہ مشکلات کا حل اصول اسلام کی پیروی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی تعمیل میں ہے۔ جلسہ مقامی ملاؤں کی مخالفت کے باوجود نہایت کامیابی سے ہوا۔ مولانا نیر نے کامٹی اور امراوتی میں بھی تقریریں کیں ؎

شمالی بنگال

(تار) ۲ رجون کے جلسے تمام شمالی بنگال کے مختلف اضلاع یعنی رنگپور۔ بوگرا۔ جلپائیگوڑی۔ پٹنہ۔ منٹور وغیرہ اور متعدد قصبات میں ہوئے تمام اقوام کے لوگوں میں خاص جوش تھا۔ کئی ایک تعلیم یافتہ ہندوؤں نے عالمانہ تقریریں کیں ؎ (قاضی خلیل الرحمن)

حیدرآباد

(تار) ۲ رجون یوم النبی نواب فیاض علی خان کی کوٹھی میں زیر صدارت نواب صدر یار جنگ بہادر منایا گیا کارروائی۔ تلاوت قرآن سے شروع ہوئی۔ جس کے بعد خادم المسلمین کی ایک پارٹی نے نعت خوانی کی حافظ عبد العلی صاحب احمدی وکیل ہائیکورٹ نے ایک نہایت مختصر مگر دلچسپ تقریر کی۔ اور رسول کریم صلعم کے اسوہ حسنہ کو پیش کیا۔ اور غیر مسلم مصنفین کے اقوال پیش کئے۔ تقریر دلچسپی سے سنی گئی۔ آپ کے بعد مسٹر لکشمی نرائن بی اے۔ ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ نے آنحضرت کی پاکیزہ

اور خوبصورت زندگی کو پیش کیا۔ آپ نے اس بات پر زور دیا۔ کہ آنحضرت صلعم ہی صرف ایک رسول ہیں جنہوں نے توحید کو دنیا کے سامنے ایسے دل آویز پیرایہ میں پیش کیا۔ کہ دنیا کا اور مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تقریر بہت پسند کی گئی اس کے بعد مسٹر دورام کوثری کی نعتیں پڑھی گئیں جو بلحاظ مضامین اور زبان نہائت اعلیٰ تھیں۔ مسٹر بہادر خان جاگیردار نے سیرت نبوی کے بعض شاندار پہلوؤں پر مختصر مگر فصیح و بلیغ تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا بھی لوگوں پر بہت اثر ہوا۔ بعد ازاں سید بشارت احمد صاحب سیکرٹری احمدیہ ایسوسی ایشن جن کی تحریک پر جلسہ منعقد ہوا۔ پلیٹ فارم پر آئے۔ اور ایک پرجوش تقریر میں ان جلسوں کے اغراض بیان کئے۔ آپ نے بتایا۔ کہ تمام اقوام عالم خواہ آنحضرت کو نبی اور رسول تسلیم نہ کریں۔ لیکن اس میں شبہ نہیں۔ کہ سب آپ کے زیر بار احسان ہیں۔ یہ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ برادران وطن کو آپ کے احسانات سے آگاہ کریں۔ آپ نے بتایا۔ کہ ایسے لیکچروں سے ملک کے اندر اتحاد کے لئے بہت عمدہ فضا تیار ہو جائے گی۔ نیز آپ نے بتایا۔ کہ اگر ایک دوسرے کے بزرگوں کی عزت کی جائے تو ملک کی مختلف اقوام کے اندر جو موجودہ تلخی اور ناخوشگواری موجود ہے یہ بہت جلد تک دور ہو سکتی ہے۔ بعد ازاں صاحب صدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی اور مدنی زندگی کو وضاحت سے پیش کیا۔ اور تاریخ سے بتایا۔ کہ آپ نہ صرف یہ کہ زبانی احکام دیتے تھے۔ بلکہ خود ان پر عمل بھی کر کے دکھلاتے تھے۔ اور اپنے پیروؤں کو روحانی معراج پر پہنچانے میں ان کی رہنمائی کرتے تھے ؎

پنگاڑی (مالابار)

(تار) جلسہ نہائت کامیاب ہوا۔ صدر جلسہ مسٹر مدھوان تھے۔ ہندو مسلمانوں نے تقریریں کیں ؎ (فخر الدین)

کوٹلی ہرنرائن

(خط) ۲ رجون جلسہ کیا گیا۔ کافی لوگ جمع ہو گئے حاضرین کی مہمانواز ی طعام اور شربت سے کی گئی اچھی تقریریں ہوئیں ؎ (نور حسن)

موضع کھیس

(خط) ۲ رجون موضع کھیس ڈاکخانہ رسول پور ضلع سیالکوٹ میں احمدی و غیر احمدی احباب نے تقریریں کیں ؎ (نور حسن)

سانبھر

(خط) ۲ رجون ۱۹۲۹ء زیر صدارت بابو شوبل صاحب ماندھا جلسہ منعقد کیا گیا۔ صاحب صدر نے افتتاحی مقالہ میں رواداری کے جذبات پیدا کرنے اور باہمی حسن سلوک سے پیش آنے کے لئے سامعین کو توجہ دلائی۔ بعد ازاں منشی عبد الغفور صاحب انسپکٹر محکمہ نمک نے مقررہ عنوانات پر تقریر کی۔ سامعین نے سنکر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ بالخصوص ہندو احباب بہت متاثر ہوئے۔ اور خاتمہ تقریر پر پریذیڈنٹ صاحب نے اعتراف کیا۔ کہ آج بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو گیا۔ جو وہ حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نسبت رکھتے تھے۔ بابو رام پرشاد صاحب ہرکشن جو ایک جوشیلے آدمی ہیں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جس میں اس تحریک کو بہت ہی مفید اور مبارک ظاہر کیا۔ اور آنحضرت صلعم کی تعلیم جو غیر مذاہب کے متعلق ہے۔ اور جس کا علم ان کو آج ہی تقریر سنکر ہوا۔ اس پر بہت ہی خوشی کا اظہار کیا۔ اور ان لوگوں کو جاہل اور نادان بتلایا جو کسی مذہب کے بانی اور ریفارمر کو برا کہتے ہیں ؎ منشی نور احمد صاحب ٹھیکیدار نے گذشتہ سال کی طرح جلسہ کا انتظام کیا۔ پنڈال کو کاغذی جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ اور سٹیج کو پھولوں کے ہاروں سے ترتیب دی۔ روشنی کا کافی انتظام کیا۔ اور حاضرین کی آسائش کے لئے برعایت قوم و ملت برف آب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اور خاتمہ جلسہ پر مٹھائی تقسیم کی گئی۔ جس کے لئے ٹھیکیدار صاحب موصوف شکریہ کے مستحق ہیں۔ اور منشی نذر محمد صاحب مینجر لوکل انجمن بھی قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے باوجود لوگوں کے منع کرنے کے جلسہ کو کامیاب بنانے کی سعی کی ؎

امبہ

(خط) بصدارت جناب روشن لعل صاحب موضع امبہ میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جلسہ ہوا۔ منشی غلام حیدر صاحب اور خادم نے آنحضرت کی تعلیم پر لیکچر دیئے تعداد سامعین کافی تھی۔ جلسہ کامیابی کے ساتھ سرانجام ہوا عبد الغنی

موضع جوڑا سنگھڑ

(خط) ۲ رجون آنحضرت صلعم کی سیرت بیان کرنے کے لئے زیر صدارت نور محمد صاحب امام مسجد کے جلسہ منعقد کیا گیا سید لال شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ میرانپور نے نبی کریم کی مکی زندگی کے حالات بیان کئے۔ حاضرین سب مسرور ہوئے اور آئندہ کیلئے ایسے جلسے کرنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ عیسائی دوست بھی شامل جلسہ تھے ؎ (محمد الدین)

قصبہ سلون ضلع رائے بریلی

(خط) مولوی محمد عمر صاحب پروفیسر مدرسہ عربیہ امدادیہ سلون نے قابل شکریہ مجھ تنہا احمدی کو کافی امداد دی۔ اور جلسہ سیرۃ نبوی بیان پر قائم کیا گیا۔ (۱) مولوی صاحب ممدوح معہ اپنے تلامذہ جلسہ میں تشریف لائے۔ اور سیرت نبوی پر خوب روشنی ڈالی اور انعقاد جلسہ ہذا کے مفاد و اثرات حضار کے ذہن نشین کئے۔ مولوی تجمل حسین صاحب و عثمان خاں صاحب خلیلی نے بھی تقریریں کیں۔ دوست محمد خاں صاحب تاجر نے روشنی فرش آبرسانی وغیرہ میں کافی مدد دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار مبارک اللہ احمدی)

امرت سر میں زنانہ جلسہ

(خط) اسلامیہ ہائی سکول امرت سر کے ہال میں ۱۴ر جون زیر صدارت محترمہ خدیجہ بیگم ایم۔ اے عظیم الشان جلسہ ہوا۔ صدر جلسہ کی تقریر رسول کریم صلعم کی سیرت مبارک پر ہوئی۔ بہت سی بہنوں نے اپنے اپنے مضامین پڑھے۔ ایک بہن کو چاندی کا تمغہ ملا۔ ایک تمغہ سونے کا زکیہ ظفر حسین صاحبہ کو جو لاہور سے آئی تھیں دیا گیا۔ ہر دو میڈل مسز ڈاکٹر محمد شریف صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی طرف سے تھے۔ جلسہ پانچ گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ اور بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ بیگم ڈاکٹر محمد منیر صاحب امیر جماعت احمدیہ امرتسر

آرہ

(خط) ۲ر جون جناب ڈاکٹر شاہ رشید الدین صاحب کی مساعی حسنہ سے مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ جس میں ہر عقیدہ ہر خیال ہر مذہب و ہر ملت کے افراد بکثرت شامل تھے منعقد ہوا۔ عالی جناب حافظ نور الحق صاحب (سابق ممبر بہار لیجسلیٹو کونسل) صدر جلسہ قرار پائے۔ حافظ صاحب موصوف نے پہلے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اور اس کے بعد ظہیر الدین حیدر صاحب مولانا ابراہیم صاحب مولوی عبد الحلیم صاحب۔ مولوی محبوب عالم صاحب کی مختلف موضوعات پر تقریریں ہوئیں۔ آرہ کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ تھا۔ کہ مسلمانوں کے علاوہ غیر اقوام کے افراد اس کثرت سے شامل ہوئے۔ ظہیر الدین حیدر۔ آرہ

خوشاب

(خط) ۲ر جون ۱۹۲۹ء جلسہ کیا گیا۔ ایک مولوی نے بھی ہماری مخالفت میں اشتہار چسپاں کرائے۔ اور جہاں تک اس بچارے سے ہو سکا۔ اس نے ہمارے جلسہ میں شامل ہونے سے لوگوں کو روکا۔ اور گلیوں میں دو تین روز پہلے مارا مارا پھرتا رہا۔ مگر محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ۰۰ ۴ کے قریب ہندو مسلمان مرد و عورات شامل جلسہ ہوئے۔ سید غلام حیدر شاہ صاحب انسپکٹر کو اپریٹو سوسائٹی کی صدارت میں حافظ غلام نبی الدین صاحب مولوی عبد القادر صاحب منشی بہادر خاں صاحب مدرس۔ حافظ عالم دین صاحب اور ملک گل محمد صاحب نے تقریریں کیں۔ سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ خاکسار غلام نبین

عقل کوآ۔ سٹیٹ کاٹی

(خط) ۱۴ر جون کا جلسہ بمقام عقل کوآ۔ سٹیٹ کاٹی۔ زیر صدارت جناب دیوان صاحب محمد عابد علی صاحب دیوان سٹیٹ بعد نماز عشاء بڑی خیر و خوبی سے منایا گیا۔

خاکسار کے ایک عریضہ پر جناب دیوان صاحب موصوف بہ نفس نفیس معہ اپنے عزیزوں و ماتحتوں کے تشریف لائے اور خود "الفضل خاتم النبیین نمبر" کی ایک نظم بڑے شوق و عشق کے ساتھ وجد میں آکر بلند آواز سے پڑھی۔ تقریبا دو گھنٹہ خاکسار نے "نبی کریم صلعم کے احسانات تمام مخلوق پر" تقریر کی۔ حاضرین مسرور تھے۔ بعض نے کہا ہر ماہ ایسے اجلاس یہاں پر ہونے چاہئیں۔ مولوی محمد یوسف و مولوی عبد المجید صاحبان نے بھی تقریریں کیں۔ ایک بجے جلسہ برخاست ہوا۔ چائے نوشی ہوتی رہی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ میں دیوان صاحب موصوف جمعدار فقیر محمد صاحب۔ میاں شمس الدین و منشی خدا بخش صاحبان اور ڈاکٹر ابراہیم صاحب کا خاص طور پر ممنون ہوں کہ انہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں مدد دی۔

خاکسار ملک حسن محمد احمدی

سرائیل ضلع پٹنہ

(خط) ۲ر جون۔ یوم النبی منانے کے لئے زیر صدارت بابو ستیش چندرا چکرابرتی بی۔ اے جلسہ ہوا۔ میر رفیق علی صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی نے تقریر کی۔ تعلیم یافتہ ہندو مسلمانوں کا کثیر مجمع تھا۔ افتتاحی تقریر میں صاحب صدر نے احمدیوں کا بدیں وجہ شکریہ ادا کیا۔ کہ ان کی طرف سے حضرت رسول کریم صلعم کی زندگی کے صحیح حالات سننے کا موقعہ پیدا کیا گیا ہے اور غیر احمدی مسلمانوں کی عدم شمولیت پر اظہار افسوس کیا صاحب صدر کے لئے شکریہ کا ووٹ پاس کرنے کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جانگیپور ضلع لدھیانہ

(خط) ۲ر جون ۱۹۲۹ء بعد نماز عشاء مسجد کے صحن میں جلسہ کر کے تقریبا ۱½ گھنٹہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ سے حاضرین کو آگاہ کیا گیا۔ نصر اللہ خاں

کانتھان

(خط) ۲ر جون کا جلسہ موضع کانتھان میں زیر صدارت مرزا محمد بیگ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول دوسوہا نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ لوگ اچھا اثر لے کر گئے سیرت النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر مولوی دوست علی صاحب نے تقریر کی۔ خاکسار عبد اللہ خاں

چک نمبر ۵۵۹

(خط) ۲ر جون گاؤں کے وسط میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ مولوی محمد علی صاحب سکنہ فیض اللہ چک نے تقریر کی۔ مولوی محمد یوسف صاحب امام مسجد نے بھی مختصر تقریر کی۔ اس کامیابی کے لئے تمام گاؤں مولوی محمد علی صاحب کا مشکور ہے۔

خاکسار عمر الدین

نارووال

(خط) جلسہ کو ناکام کرنے کے لئے مختلف مقامات پر عیسائیوں کی طرف سے اشتہار چسپاں کئے گئے۔ لیکن الحمد للہ جلسہ کے انتظام کے متعلق ہماری جماعت کو دیگر مسلمان بھائیوں کی طرف سے کافی امداد ملی۔ جن میں سے قابل ذکر چوہدری عنایت اللہ صاحب میونسپل کمشنر و ماسٹر محمد خلیل میر صاحب ہیں۔

جلسہ میں حاضری تسلی بخش تھی۔ ہر ایک مذہب کے لوگ شامل تھے۔ صدر جلسہ مہنت گوردنداس صاحب میونسپل کمشنر تھے۔ کل تین تقریریں ہوئیں اور مولوی ارجمند خاں صاحب مولوی فاضل نے اپنے مضمون کو نہایت ہی فصاحت سے بیان کیا۔ خاکسار خیر الدین

لوہر پور

(خط) ۲ر جون بزیر صدارت چوہدری اللہ دتہ صاحب سفید پوش جلسہ منعقد کیا گیا۔ دس پندرہ گاؤں کے لوگ بہت کافی تعداد میں جمع ہو گئے۔ جلسہ گاہ کو اعلیٰ طور پر آراستہ کیا گیا مولوی غلام فرید صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ جلسہ نہایت امن و اطمینان سے ہوا۔ حاضرین کی تواضع شربت وغیرہ سے کی گئی۔ خاکسار محمد ابراہیم احمدی

کھیوا باجوہ و کلاس والہ

(خط) ۲ر جون۔ جلسہ کیا گیا۔ مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب احمدی صدر مقرر ہوئے۔ سامعین کی تعداد کافی تھی۔ جس میں اہل ہنود و سکھ صاحبان بھی شامل تھے۔ مولوی فضل کریم صاحب قریشی نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر میں سے ایک مضمون حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر پڑھ کر سنایا۔ اور صاحب صدر نے دو تقریریں کیں۔ باوجود اہلحدیث مولوی کی مخالفت کے جلسہ نہایت کامیابی سے ہوا۔ قادم علی احمدی

پاگان ضلع ڈیرہ غازیخاں

(خط) ۲ر جون موضع پاگان ضلع ڈیرہ غازی خاں میں زیر صدارت خانصاحب سردار خاں محمد خاں صاحب جلسہ منعقد ہوا ہندو و مسلم اصحاب دونوں شامل تھے۔ میاں سعید احمد صاحب اور مولوی ظفر محمد خاں صاحب نے تقریریں کیں۔ جلسہ ہر پہلو کامیاب رہا ہے۔ باشندگان بستی ہذا نے خواہش کی کہ اس تحریک کو ہمیشہ جاری رکھا جائے۔ خاکسار گل محمد خاں

گوجرانوالہ

(خط) بفضلہ تعالٰی گوجرانوالہ میں ۲ر جون ۱۹۲۹ء کا جلسہ بہت کامیاب رہا۔ صبح اسلامیہ سکول کے ہال میں لجنہ اماء اللہ کے انتظام کے ماتحت جلسہ ہوا۔ ہال سکول میں فرش ہو چکے تھے اور مستورات پہنچ رہی تھیں کہ دیوبندی علماء کے چیلے ایک ماسٹر نے مستورات کو روکنا شروع کیا۔ اور تحریری اجازت کا مطالبہ کیا خدا بھلا کرے شیخ غلام رسول صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول کا کہ ان کی سعید فطرت نے انہیں عین وقت پر تحریری اجازت دینے پر مجبور کیا جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ پانچ چھ سو کے قریب مستورات کا مجمع ہو گیا۔ محترمہ فیروزہ بیگم انسپکٹرس کو آپریٹو بنک کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ انہوں نے تلاوت قرآن کریم کے بعد ایک نہایت برجستہ اور موثر تقریر کی۔ جو مقبول عام ہوئی۔ اس کے بعد سکرٹری لجنہ اماء اللہ نے اپنا مضمون توحید باری تعالٰی پر پڑھا جو بہت پسند کیا گیا۔ پھر اہلیہ حکیم محمد الدین صاحب نے ایک مختصر تقریر کی جو پسند ہوئی۔ پھر چند بچیوں نے نعتیں پڑھ کر حاضرات کو مسرور کیا۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اس جلسہ کے انعقاد سے معلوم ہوا کہ صنف نازک میں خدمت دین اور محبت رسول کا حقیقی جذبہ موجود ہے کاش کہ مسلمان انکی تعلیم کا انتظام کرکے انہیں دینی خدمت کا اہل بنا دیں۔ تو انشاء اللہ آئندہ نسلیں خادم دین ہونگی ۔

مردانہ جلسہ کے لئے دو تین اشتہار دعوت حق۔ دعوت اتحاد و پاک محمد مصطفٰے نبیوں کا سردار کے عنوانوں سے یکے بعد دیگرے شائع کئے گئے۔ کچھ لوگوں نے ہماری جلسہ گاہ کے سامنے مسجد میں خدا اور رسول کی مخالفت کا اڈا جمایا۔ مگر الحمد للہ انکی مخالفت بار آور نہ ہو سکی۔ اور خدا کے فضل و رحم سے پانچ چھ سو آدمی کا مجمع ہو گیا۔ میاں محمد شفیع صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی وکیل کی زیر صدارت جلسہ شروع ہوا۔ بھائی شیر سنگھ صاحب نے پنجابی زبان میں نبی کریم صلعم کی مدح میں جامع نظم پڑھی۔ لالہ حاکم رائے صاحب بی اے ایڈووکیٹ پریزیڈنٹ گوجرانوالہ کانگریس کمیٹی نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کی مخالفت پر اظہار استعجاب کیا اور انہیں طعن و تشنیع کرکے نادم ہونیکی تلقین کی۔ پھر لالہ بھگت رام صاحب سماجی نے بھی رسول کریم کی مدح کرتے ہوئے مسلمانوں کو اپنے رسول کا سچا متبع بننے کی ترغیب دی۔ بعد ازاں حضرت حفیظ جالندھری کی تصنیف شاہنامہ اسلام میں سے چند بند شیخ عبد الحمید صاحب اصغری بی اے۔ ایل۔ ایل بی وکیل گوجرانوالہ نے اپنی مخصوص لے میں پڑھ کر حاضرین کو مسرور کیا۔ ماسٹر برکت علی صاحب جعفری کی تقریر توحید پر اچھی رہی۔ اسی طرح مولوی جعفر حسین صاحب اثنا عشری کے چند الفاظ بہت با اثر تھے۔ ازاں بعد شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ نے رسول کریم صلعم کا غیر مذاہب سے سلوک بذریعہ تعلیم و تعامل پر ایک برجستہ تقریر موثر انداز میں کی۔ بعد ازاں جناب صدر نے اپنے صدارتی ریمارکس میں علماء سوء کی مخالفت پر اظہار ناراضگی کیا اور مسلمانوں کے مصائب کی تمام تر ذمہ واری علماء سوء کے کندھوں پر رکھی۔ قریباً ۱/۲ ۱۱ بجے

رات جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا ۔

(شیخ مشتاق حسین)

گوجر خان

(خط) خدا تعالٰے کے خاص فضل و رحم سے گوجر خان میں یوم رسول صلعم منانے میں غیر معمولی کامیابی ہوئی۔ جلسہ بعد از نماز عشا جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ حافظ مبارک احمد صاحب فاضل نے موضوعات مجوزہ پر تقریر فرماتے ہوئے نہایت دلکش پیرائے بیان میں حضرت سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے حالات سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ پبلک بہت محظوظ ہوئی۔ اور جلسہ بعد دعا ۱۲ بجے رات بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ۔ خاکسار خادم محمود ایم اے۔ ایاز

پالی ضلع ہردوئی

(خط) ۲ر جون ۱۹۲۹ء ایک جلسہ زیر سرپرستی انجمن خادم المسلمین پالی۔ زیر صدارت جناب ملک محی الدین صاحب بوقت ۸ بجے شب منعقد ہوا۔ جمیع مذاہب کی پبلک میں شرکت کا خاص ذوق تھا ۔ محمد جان

میانی

(خط) ۲ر جون ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں ہر مذہب و ملت کے اصحاب کی ایک بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ جلسہ کی صدارت ملک سردار خان صاحب رئیس اعظم بھیرہ نے اختیار فرما کر ممنون احسان فرمایا۔ موقع کے مطابق نہایت دلچسپ مضمون سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعد ازاں حاجی جلال دین صاحب اور مولٰنا محمد یعقوب صاحب نے تقریریں کیں۔ ہندو معززین کی بھی کافی تعداد موجود تھی۔ ہم خصوصیت سے خان صاحب جناب فضل الٰہی خانصاحب سب اسسٹنٹ سرجن کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ نیز آریہ سماج میانی کے بھی تہ دل سے ممنون ہیں جس نے جلسہ کے لئے تمام فرش اور دریوں وغیرہ کا انتظام کیا ۔

(خاکسار نبی محمد)

مدار

(خط) موضع مدار میں بصدارت بابو غلام محمد خان بی اے سابق چیف سکرٹری ریاست خیر پور سندھ جلسہ قرار پایا۔ خانصاحب غلام دستگیر خان جاگیردار نے سیرت آنحضرت صلعم پر ۳ گھنٹہ تک معنی خیز لکچر دیا۔ جلسہ کا انتظام خان بہادر چودھری نعمت اللہ خانصاحب آنریری مجسٹریٹ نے کیا۔ حاضری کافی تھی۔ سامعین پر لکچر کا بہت اثر ہوا ۔

(رپورٹر)

کھیالیاں

(خط) بزیر صدارت چوہدری نذیر احمد صاحب بی اے ایک بہت بارونق جلسہ منعقد کیا گیا۔ گاؤں کی عیسائی آبادی کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ صاحب صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ہاشمی نے تقریر کی جسے سامعین نے بہت پسند کیا ۔ (خاکسار محمد منیر)

فتح پور

(خط) جلسہ قیاس سے بھی زیادہ پر رونق ہوا۔ لالہ نند لعل صاحب ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول فتحپور نے آنحضرت کا سلوک اغیار سے پر تقریر کی۔ حاضرین جلسہ بہت محظوظ ہوئے۔ خاکسار کی تقریر بھی ہوئی ۔ (خاکسار سید محمد حسین)

صدر گوگیرہ

(خط) ۲ر جون صدر گوگیرہ میں آنحضرت کی پاک سیرت پر جلسہ ہوا۔ تقریریں ہوئیں ۔

(سید محمد حسین)

موضع گنج

(خط) موضع گنج متصل مغلپورہ زیر صدارت ڈاکٹر عبید اللہ صاحب جلسہ ہوا صوفی رحمت اللہ صاحب احمد محمود صاحب۔ ولی محمد صاحب اور ماسٹر نذیر حسین صاحب نے تقریریں کیں ۔

(جنرل سکرٹری)

سرائے نورنگ

(خط) ۲ر جون کو جلسہ منعقد کیا گیا۔ خاکسار اور حکیم عبد الرحیم صاحب نے تقریریں کیں۔ احباب کافی تعداد میں شامل ہوگئے

(خاکسار صاحبزادہ محمد طیب احمدی)

منٹگمری

(خط) ۲ر جون کو مستورات منٹگمری کا جلسہ "قادر منزل" میں خدا کے فضل سے بڑی شان شوکت سے ہوا۔ جلسہ کے مقررہ دن سے چند روز پیشتر احمدی عورتوں کا ایک وفد شہر کے شرفاء کے گھروں میں جا کر مستورات کو دعوت شمولیت دے آیا تھا۔ اور شہر میں اشتہار بھی تقسیم کر دیئے تھے ۔

اگرچہ منٹگمری میں یہ پہلا زنانہ مذہبی جلسہ تھا۔ مگر خدا کے فضل سے بڑا کامیاب رہا۔ تعلیم یافتہ و غیر تعلیم یافتہ سب قسم کی عورتیں موجود تھیں۔ مسلمانوں کے علاوہ عیسائی مشن کی ممبرات بھی جلسہ میں شریک ہوئیں۔ اور ہندو اور سکھ خواتین بھی جلسہ میں تشریف لائیں ۔

صدر جلسہ جناب اہلیہ صاحبہ چودھری محمد شریف صاحب وکیل تھیں۔ جنہوں نے قابل تعریف پیرایہ میں اپنے فرائض کو سرانجام دیا ۔

خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کے بعد جلسہ کی غرض و غایت پر کچھ کہا۔ اس کے بعد مبارکہ بیگم صاحبہ زبیدہ خاتون صاحبہ

بشیر بیگم صاحبہ صفیہ بیگم صاحبہ۔ وپریذیڈنٹ جلسہ اور خاکسار نے آنحضرت صلعم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور احسانات پر اپنے اپنے مضامین سنائے ٭

ممتاز بیگم۔ رضیہ بیگم۔ اور زبیدہ خاتون وجمیلہ خاتون صاحبہ نے نظمیں سنائیں ٭

جلسہ کے اختتام پر تمام مہمان بہنوں نے احمدی مستورات کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ "تم نے ہمیں جلسہ کی دعوت دیکر جو ثواب کا موقعہ دیا ہے۔ اس کا شکریہ ادا کرنا ہمارا فرض ہے ٭

اہلیہ صاحبہ ڈپٹی محمد شریف صاحب قابل شکریہ ہیں جنہوں نے پانچ روپے بطور خاطر تواضع مہمانان عنایت فرمائے ٭

(خاکسار سیدہ محمودہ بیگم سکرٹری لجنہ اماء اللہ)

سیکھواں

(خط) ۲ر جون سیکھواں تحصیل گورداسپور میں جلسہ منعقد ہوا میاں خیر دین اور مولوی رحیم بخش صاحب نے تقریریں کیں حاضرین میں ہندو اور سکھ بھی موجود تھے ٭

(خاکسار امام دین)

محبوب نگر (دکن)

(خط) ۲ر جون سنہ ۲۹ء محبوب نگر میں سیرت النبی صلعم کا نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔ مولوی محبوب علی صاحب وکیل جو ایک سینیر اور سربرآوردہ وکیل ہیں۔ صدر جلسہ قرار دیئے گئے۔ معزز ہندو اصحاب وکلکٹر صاحب ومجسٹریٹ صاحب علاقہ وعہدہ داران مقامی کثرت سے شریک ہوئے۔ میرے خیال میں یہ پہلا جلسہ محبوب نگر کا ہے جو نہایت شاندار رہا ہے۔ ایک معزز ہندو وکیل نے توحید اسلامی پر۔ اور رسول کریم کے کیرکٹر پر تقریر کی۔ اور کہا صحیح توحید وہی ہے جسے اسلام نے قائم کیا ٭

(خاکسار میر اسحٰق علی وکیل)

کراچی

(خط) ۲ر جون خالقدینہ ہال میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جناب شیخ محمد غوث صاحب رئیس کراچی نے صدارت فرمائی۔ سب سے پہلے جناب صدر نے بمعہ حاضرین جلسہ کے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو کامیاب بنائے اور اس کے بعد ایک نہایت ہی مختصر اور جامع تقریر میں جلسہ کے انعقاد کی وجہ اور غرض بیان کی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مولانا مولوی محمد دین صاحب بی اے سابق مبلغ انگلستان وامریکہ نے تقریر کی۔ اور رسول کریم کی زندگی اور مشن کے مختلف پہلوؤں پر واضح طور پر روشنی ڈالی۔ یہ تقریر بہت پسند کی گئی۔ مولوی صاحب کے بعد ہماری جماعت کے دو نوجوان اور پرجوش بھائیوں نے تقریریں کیں اور جلسہ ختم ہوا ٭

چودھری عبدالحمید بی۔ ایس۔ سی

کشن گڈھ

(خط) ۲ر جون کو مستورات کا ایک کامیاب جلسہ زیر صدارت محترمہ سردارنی بلاونتی صاحبہ مسز سردار آتما سنگھ صاحب رئیس کشن گڈھ ہوا۔ خاکسارہ نے حضرت رسول کریم کی پاکیزہ زندگی کے حالات مختصراً پڑھے اور والدہ صاحبہ نے زبانی تقریر کی۔ اور چھوٹی بہنوں نے نظمیں پڑھیں۔ حاضرین پر بہت بڑا اثر ہوا۔ ہندو مستورات بھی اچھی تعداد میں موجود تھیں اور یہ خواہش کی کہ کم از کم ہفتہ وار ایسا اجتماع ہونا چاہیئے ٭

(خاکسارہ مسعودہ خاتون)

شکانی (ڈیرہ غازیخاں)

(خط) ۲ جون مسلمانان شکانی کا زیر صدارت سردار قاضی محمد حیات خاں صاحب اور باہتمام خاں صاحب محمد یار خاں سیرت نبی کریم صلعم پر جلسہ منعقد ہوا ٭

پہلے لڑکوں نے نہایت خوش الحانی سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ منشی غلام رسول خاں صاحب نے جلسہ کے اغراض بیان کئے۔ احمد خانصاحب نمبردار نے خاتم النبیین نمبر سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ جو نہایت دلچسپ تھی۔ اور خاکسار نے سیرت نبی کریم صلعم کے مختلف پہلو بیان کئے جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا

(خاکسار علی محمد سکرٹری)

کوٹ قیصرانی (ڈیرہ غازیخاں)

(خط) حسب تحریک حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ۲ر جون یوم النبی منایا گیا۔ مردانہ وزنانہ جلسے اور تقاریر ہوئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ٭

خاکسار محمد خان۔ (مولوی فاضل)

کوہاٹ

(خط) ۲ر جون مولوی محمد علی خاں صاحب نے سیرت نبوی اور توحید باری تعالےٰ کے متعلق دو گھنٹے لکچر دیا سامعین بہت خوش ہوئے ٭

(فیض محمد خاں)

پڈوندی

(خط) ۲ر جون قصبہ پڈوندی میں زیر صدارت سردار سندر سنگھ صاحب نمبردار ورئیس قصبہ مذکور جناب سید محمد حسین شاہ صاحب نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی توحید کے متعلق پُرزور تعلیم اور غیر مذاہب کے بارے میں آں حضور کی تعلیم پر بصیرت افروز تقریر فرمائی جسے حاضرین نے کمال دلچسپی واطمینان سے سُنا۔ اور پسند فرمایا۔ قصبہ اچھین کے سرکردہ ہندو سکھ ومسلمان بھی شامل ہوئے ٭

خاکسار عمر دین

اہرانہ

(خط) ۲ر جون فضائل نبوی پر جلسہ منعقد ہوا۔ جلسے سے پہلے چودھری علی بخش خاں صاحب پنشنر تحصیلدار نے تقریر کرنی منظور کی ہوئی تھی۔ چونکہ جلسہ کے وقت مولوی سید علی شاہ صاحب سید جالندھری تشریف لے آئے۔ اور نیز میاں شیر علی شاہ صاحب مشہور ومعروف نعت خاں . . . .

. . . . بھی آگئے۔ اس لئے زیر صدارت چودھری علی بخش صاحب۔ مولوی سید علی شاہ صاحب نے فضائل نبوی پر تقریر کی۔ اور میاں شیر علی صاحب نے نعتیں پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ غرضکہ جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا ٭

چک ۳۷ (سرگودھا)

(خط) ۲ر جون کو جلسہ کیا۔ اور غیر احمدیوں اور ہندوؤں کو مدعو کیا۔ بعض غیر احمدیوں نے مخالفت کی۔ تاہم کچھ غیر احمدی اور ہندو شریک جلسہ ہوئے۔ شاہ محمد صاحب نے تقریر کی ٭

(جلال الدین)

قصبہ غوطہ فتح گڈھ

(خط) ۲ر جون جلسہ کیا گیا۔ پبلک سال گزشتہ سے زیادہ تھی۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائف پر محققانہ روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کو اس قدر محظوظ کیا۔ کہ رات کے ایک بجے تک بہ خوشی تمام جلسہ میں شامل رہے۔ اخیر میں منشی رامچند صاحب سیکنڈ ماسٹر غوطہ نے بیان کیا۔ کہ ایسے جلسے ہر جمعے کے جمعے ہونے چاہئیں۔ پنڈت پوادتا مل غوطہ سردار نرائن سنگھ ساکن ڈیہہ نے تائید کی۔ منشی لدہارام غوطہ نے حاضرین کے لئے دریاں وکرسیاں بہم پہنچائیں مقرر وسامعین سب غیر احمدی تھے ٭

(ولی محمد احمدی)

تاندلیانوالہ

(خط) ۲ر جون سنہ ۲۹ء مسجد تاندلیانوالہ میں جلسہ یوم النبی زیر صدارت صوفی ریاض حسین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر سکول ہذا منعقد ہوا۔ خاکسار نے ایک نظم اور ایک مضمون بھی سنایا۔ بعد ازاں صاحب صدر نے ایک نہایت مدلل اور سادہ تقریر میں آنحضرت کی پاکیزہ زندگی کو بیان فرمایا۔ تقریر نہایت موزون اور شستہ تھی اور سامعین نے نہایت توجہ کے ساتھ سنا۔ الحمد للہ کہ جلسہ بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے میں غیر احمدی احباب نے پورے اخلاص سے کام لیا۔ صدر صاحب موصوف۔ شیخ دوست محمد صاحب۔ شیخ فضل حسین صاحب۔ ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب اور مولوی اللہ دتا صاحب امام مسجد خصوصاً مستحق مبارکباد ہیں ٭

(غلام احمد)

ڈڈو ضلع ڈیرہ غازیخاں

(خط) ۲ جون ۱۹۲۹ء بصدارت مولوی محمد بخش صاحب قاضی علاقہ پہولی جلسہ منعقد کیا گیا۔ مولوی غلام محمد صاحب نے تقریر کی۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار غلام محمد)

لدھیوالہ ورکاں

(خط) ۲ جون جلسہ منعقد کیا گیا۔ حاضرین میں سکھ۔ مسلم۔ عیسائی۔ غرضکہ ہر فرقہ کے آدمی شامل تھے۔ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت میں تقریر کی جس سے حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ بعد میں سردار شام سنگھ صاحب گردوارہ نے ایک تقریر کی۔ جس سے حاضرین خاص کر سکھ قوم پر اچھا اثر ہوا ؛

(چودہری غلام احمد)

چندوسی

(خط) ۲ جون ۱۹۲۹ء کمپنی باغ چندوسی میں جلسہ سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوا۔ معزز طبقہ کے ہندو مسلمان صاحبان جن میں منصف صاحب و وکلاء اور رؤسا قصبہ شامل تھے۔ شریک جلسہ ہوئے۔ بابو لکھمی چند صاحب سکرٹری کانگریس چندوسی نے بصدارت لالہ شیام لال صاحب شرما مالک مطبع زائن بہت خوبی کے ساتھ فضائل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لیکچر دیا۔ جس میں یہ بھی ظاہر کیا۔ کہ مرد ہی نہیں بلکہ طبقہ نسوان بھی آنجناب کے ممنون احسان ہیں۔ کیونکہ دنیا میں سب سے پہلے مقدس انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ جنہوں نے نکاح بیوگان کی تعلیم دی۔ اور خود اپنے عمل سے نمونہ قائم کیا۔ اسلام پر دشمنان ملک و قوم کا یہ غلط الزام ہے۔ کہ اسلام بزور تلوار پھیلا۔ بلکہ اسلام اپنے محاسن وخوبیوں کی وجہ سے بڑھا اور پھولا اور بے شمار پیرو اس کے ہوگئے۔ ہم مکرر صاحب و صدر جلسہ و چودہری ابرار حسین صاحب میونسپل کمشنر اور بابو بالا سہائے صاحب سکرٹری کلب کا شکریہ ادا کرتے ہیں ؛ (طفیل احمد)

مہانند پور ضلع شاہجہانپور

(خط) موضع مذکور میں صوبہ دار صاحب کے مکان پر بصدارت منشی عبدالکریم صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ عورتوں کی نشست کا بھی انتظام تھا۔ مردوں اور عورتوں کی اچھی تعداد شریک تھی۔ بعض برادران ہنود بھی شامل ہوئے۔ حافظ سخاوت علی صاحب نے تقریر کی۔ احباب نے خوب دلچسپی لی۔ اور ہمیشہ یہ مبارک جلسہ منعقد کئے جانے کا پُرجوش اقرار کیا گیا (راقم مدد علی)

جنگا بگیال

(خط) ۲ جون ۱۹۲۹ء کو کثیر التعداد احمدی وغیر احمدی احباب کا اجتماع ہوا خاکسار اور مولوی شاہ ولی خان صاحب نے تقاریر کیں۔ مجتمعین محظوظ و مسرور ہوئے۔ حاضرین کی شربت سے تواضع کی گئی ؛

(خاکسار محمد فضل از جنگا بگیال)

سمیسٹر پال

(خط) ۲ جون ۱۹۲۹ء۔ خوب بارونق جلسہ ہوا۔ مولوی عبدالمجید صاحب۔ ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب۔ مولوی محمد امین صاحب۔ سردار کیسر سنگھ صاحب اور سید احمد صاحب نے تقریریں کیں۔ (خاکسار سراج الدین)

موضع بیری

(خط) ۲ جون ۱۹۲۹ء۔ موضع بیری میں جلسہ کیا گیا۔ خاکسار اور مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ (مبارک احمد)

حویلی بہادر شاہ

(خط) ۲ جون ۱۹۲۹ء۔ زیر صدارت جناب سید عارف علی شاہ صاحب رئیس جلسہ منعقد کیا گیا۔ شیخ نذر حسین صاحب ذیلدار و پیر سید علی شیر صاحب و مولوی رحیم بخش صاحب ہیڈ ماسٹر سکول و منشی مہرالدین صاحب پٹواری نہر کی کوشش سے حاضرین کی تعداد امید سے بڑھ کر ہوگئی۔ مستورات بھی شامل تھیں۔ منشی مہرالدین صاحب احمدی پٹواری نہر۔ غلام حسین صاحب اور چودہری قمرالدین صاحب انگلش ماسٹر نے سیرت نبوی کے نہایت خوشکن مضمون سے لوگوں کے دلوں کو محظوظ کیا۔ جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ مولوی ولیداد صاحب ڈاکٹر نے بھی تقریر کی ؛ (دُنی چند مدرس)

بالاکوٹ

(خط) ۲ جون۔ جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شاندار طریق سے ہوا۔ باوجودیکہ ممبران انجمن اصلاح اسلام نے گھر گھر پھر کر لوگوں کو جلسہ میں شریک ہونے سے روکا۔ ڈرایا اور دھمکایا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کامیاب ہوا۔ اور تقریریں بھی عمدہ ہوئیں۔ اہل ہنود بھی شامل ہوئے۔ غیر احمدیوں سے خاص کر خان صاحب فقیر محمد خان صاحب جاگیردار و سب انسپکٹر صاحب بالاکوٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مولوی عبدالواحد صاحب زبدۃ الحکماء محمد منیر شاہ صاحب محمد اسمٰعیل خان صاحب اور خاکسار کی تقریریں ہوئیں ؛

(خاکسار فضل کریم)

محمود آباد۔ خانیوال

(خط) خانیوال میں جلسہ ۲ جون بخیر وخوبی ختم ہوا۔ صدر جلسہ جناب خواجہ صاحب ہیبت خان صاحب سابق ایم۔ ایل سی و رئیس اعظم خانیوال تھے۔ مقامی افسران و وکلاء صاحبان بھی موجود تھے۔ مولوی یار محمد صاحب فاضل قادیان۔ مسٹر محمد بخش صاحب مسلم لاہوری ماسٹر عنایت اللہ صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی نے تقریریں کیں۔ چودہری بشیر احمد صاحب ضیائی۔ ایم اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول خانیوال مع سٹاف نے انعقاد جلسہ میں ہر قسم کی کوشش وہمدردی سے ممنون احسان کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء ؛ (محمود احمد)

کمالی

(خط) ۲ جون ۱۹۲۹ء۔ سات بجے صبح زیر صدارت جناب حسین محمد صاحب سجادہ نشین پیر قاضی جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد زاید از ہزار تھی۔ جو یہاں کے حالات کے مطابق نہایت دلخوش کن ہے۔ تلاوت اور نعت خوانی کے بعد حافظ عزیز احمد صاحب۔ میاں غلام حسین صاحب۔ منشی محمد دین صاحب احمدی اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ صاحب صدر کے دلکش ریمارکس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار چودہری غلام احمد۔ بی اے

آوان ڈھایوالہ

(خط) موضع آوان ڈھایوالہ میں زیر صدارت چودہری نواب خان صاحب درباری جلسہ ہوا۔ مرزا محمد صادق صاحب لاہوری نے عام فہم زبان میں تقریر کی۔ ماسٹر فتح محمد صاحب نے بھی مختصر طور پر حضور کی چند خوبیاں بیان کیں۔ پریذیڈنٹ صاحب خاص شکریہ کے مستحق ہیں ؛

(فتح محمد)

مضافات کلانور میں جلسے

(خط) عاجز اور مرزا اعظم بیگ صاحب نے جوگووال جٹاں صبح ۷ بجے پہنچ کر جلسہ کی کارروائی شروع کی۔ اور باری باری تقریریں کیں۔ بعد ازاں مرزا اعظم بیگ صاحب نے حکیم پورہ جاکر اکیلے جلسہ کیا۔ اور بارہ بجے شدت گرمی میں واپس کلانور شریک جلسہ ہونے کے لئے آگئے۔ اور عاجز جوگووال سے منڈا الوالی پہونچا۔ اور دوپہر کو تقریر کی۔ اور وہاں سے ایک بجے چل کر پکڑی پہنچا۔ میرے ساتھ سردار محمد صاحب احمدی بھی تھے۔ پکڑی میں تقریر کرنے کے بعد ۴½ بجے شام کلانور پہنچے۔ کلانور ۵½ بجے شام کارروائی جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب شروع ہوئی۔ سب سے پہلی تقریر عزیز شیخ افتخار احمد صاحب نے کی۔ ان کے بعد گوردو پرشاد صاحب پٹواری مرزا اعظم بیگ صاحب اور شیخ انعام اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر ایم اے بی۔ ٹی نے خوب تقریریں کیں۔ پنڈت بیلی رام صاحب نے بھی نہایت عمدہ خیالات کا اظہار کیا ؛

(خاکسار مرزا مبارک بیگ کلانور)

چک ۲۱۲ ہم گ۔ب

(خط) زیر صدارت مہر بہادر خان صاحب نمبردار چک ۲۱۲ ہم گ۔ب ضلع لائلپور میں جلسہ یوم النبی منعقد ہوا۔ خاکسار نے توحید باری تعالیٰ کے متعلق آنحضرت کی تعلیم" پر تقریر کی۔ نیز آنحضرت صلعم کے احسانات کا مختصراً ذکر کیا ازاں بعد مولوی سلیم اللہ صاحب نے "آنحضرت صلعم کے غیر مذاہب سے تعلقات عملی رنگ میں" پر برجستہ تقریر فرمائی۔ نہائت شوق اور توجہ سے حاضرین نے تقریر کو سنا اور اپنی زندگی کو سدھارنے اور اپنی اولاد کو زیادہ مہذب و نیک بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کا وعدہ کیا۔ صاحب صدر و چودہری مختار علی و ملنگی برکت علی صاحبان مستحق مبارکباد ہیں ؛

محمد اسحاق منشی فاضل

موضع آڑہ

(خط) موضع آڑہ میں ۲؍جون کو جلسہ ہوا۔ خاکسار نے ایک نظم اور چودہری فضل الٰہی صاحب کھاریاں نے مضامین سنائے اور سید امیر حسین شاہ صاحب نورنگ نے تقریر کی۔ جو کہ بہت پرجوش تھی۔ جلسہ نہایت کامیاب ہوا۔ ہندو بھی شریک تھے خاکسار نے حاضرین جلسہ کی شربت سے تواضع کی؛

خاکسار محمد الدین احمدی سیکرٹری جماعت احمدیہ تہسالی

سرائے کلر کہار

(خط) ۲؍جون ایک عام جلسہ کیا گیا۔ صدر ملک محمد شریف خان صاحب رئیس اعظم کلر کہار تھے۔ ملک صاحب نے اس نیک کام میں ہماری ہر طرح سے مدد فرمائی جس کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جلسہ گاہ میں خوب رونق تھی۔ ہندو صاحبان بھی شامل جلسہ ہوئے۔ تقریریں کمترین اور ملک ستار محمد صاحب و ملک چودہری خان صاحب نے کیں۔ جو بفضل خدا بڑی مقبول ہوئیں کئی ایک حضرات نے کہا۔ کہ ایسا جلسہ ضرور ماہ میں کم از کم ایک دفعہ ہونا چاہئے؛ (مستری سلطان بخش)

سرگودھا

(خط) رات آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک جلسہ ہوتا رہا۔ سامعین کا کافی مجمع ہو گیا تھا۔ چودہری غلام احمد صاحب وکیل پاکپتن نے تقریر کی؛

موضع ایمہ

(خط) جلسہ ہوا۔ مولوی علی محمد صاحب نے تقریر کی صدر ماسٹر بشن سنگھ تھے جنہوں نے کہا۔ اگر ایسے جلسے ہمیشہ ہوتے رہے۔ تو وہ وقت دور نہیں۔ جب ہندوستان میں ہندو مسلمان شیر و شکر کی طرح زندگی بسر کرینگے؛

موضع کل پور

(خط) موضع کل پور میں غلام قادر صاحب نے لیکچر دیا سامعین کا کافی مجمع تھا؛ (محمد علی خان)

کریم پور

(خط) ۲؍جون جلسہ کیا گیا۔ خاکسار نے اور مولوی محمد حسین صاحب نے تین گھنٹہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر موثر اور پر مغز تقریر کی؛ (خاکسار محمد لقمان)

موضع ونجواں

(خط) ۲؍جون زیر صدارت چودہری فقیر محمد صاحب جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ ارد گرد سے بھی لوگ شامل ہوئے۔ اور سردار جیا سنگھ صاحب امرتسری نے تقریر فرمائی۔ (غلام نبی)

دہرم کوٹ بگہ

(خط) ۲؍جون زیر صدارت شیخ جلال الدین صاحب جلسہ ہوا الحمد للہ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ توحید باری تعالیٰ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا منشی عبد الغنی صاحب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکیزہ حالات زندگی کا وعظ مولوی غلام نبی صاحب امام جماعت احمدیہ دہرم کوٹ بگہ نے کیا

فقیر اللہ

چک ۳۰۳

(خط) ۲؍جون زیر صدارت چودہری باغ دین صاحب نائب ذیلدار جلسہ کیا گیا جس میں ہر ایک مذہب کے لوگ شامل تھے۔ حاضرین کی تعداد چھ سات سو تھی۔ مولوی محمد صدیق صاحب۔ خاکسار۔ ڈاکٹر معراج الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن اور سردار کیسر سنگھ صاحب پٹوار کا ہر سے تقریریں کیں۔ جلسہ کا اثر غیر مذاہب پر اچھا ہوا۔

خاکسار محمد حسین

چک ۳۱۰

(خط) ۲؍جون کے جلسوں کے سلسلہ میں چک ۳۱۰/R.B میں جناب چودہری غلام قادر صاحب کے زیر صدارت کامیاب جلسہ ہوا۔

چک ۳۱۳

(خط) چک ۳۱۳/R.B میں زیر صدارت چودہری فقیر الدین صاحب نمبردار بہت کامیاب جلسہ ہوا؛

چک ۳۱۵

(خط) چک ۳۱۵ میں زیر صدارت چودہری لال دین صاحب احمدی بہت کامیاب جلسہ ہوا؛

چک ۳۱۶

(خط) چک ۳۱۶ میں زیر صدارت چودہری غلام محمد صاحب نمبردار بہت کامیاب جلسہ ہوا۔ (خاکسار محمد حسین)

رینالہ اسٹیٹ

(خط) ۲؍جون کا جلسہ زیر صدارت کپتان صاحب سردار چند اسنگھ سوار بہادر چودہری غلام محمد صاحب منیجر رینالہ اسٹیٹ منعقد ہوا۔ جس میں ہندو۔ سکھ۔ عیسائی۔ اور مسلمان شامل ہوئے۔ رسالدار حاکم علی خان صاحب پنشنر علیہ دار نے اپنا خود تیار کردہ مضمون سیرت رسول کریم صلعم پر پڑھا۔ جو کہ نہایت اچھا تھا۔ باوا آتما سنگھ صاحب ٹھیکیدار نے ایک نظم خاتم النبیین نمبر سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی۔ اے۔ سابق سردار مہر سنگھ صاحب نے ایک لمبی تقریر اوصاف رسول کریم صلعم پر فرمائی۔ جو کہ حاضرین نے بڑی دلچسپی سے سنی؛ (عبد الرزاق)

موضع بیلی اپار

(خط) میں نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ حالات مجمع عام میں سنائے

فتح محمد قادری

وڈالہ بانگر

(خط) احمدیہ مستورات وڈالہ بانگر کے زیر اہتمام ۲؍جون کو سیرت نبوی کے متعلق جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں عورتوں نے مضمون پڑھ کر سنائے۔ چھ بجے شام مردوں کا جلسہ زیر صدارت مہاشہ امین چند صاحب سکرٹری آریہ سماج منعقد ہوا۔ شیخ احمد الدین صاحب اور شیخ عبد الحق صاحب نے تقریریں کیں۔ سامعین پر جو اکثر ہندو اور سکھ صاحبان تھے نہایت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار نے تحریک کی کہ ہندو اور سکھ صاحبان بھی اپنے بزرگوں کے متعلق اس قسم کے جلسوں کا انتظام کریں؛ خاکسار شیخ سردار علی

اٹھوال

(خط) بصدارت چودہری دین محمد صاحب جلسہ منعقد کیا گیا مولوی عبد الحق صاحب نے تقریر کی۔ جس سے حاضرین محظوظ ہوئے۔ مردوں کے علاوہ مستورات بھی شامل جلسہ ہوئیں؛

شیخ سردار علی

موضع شاہ پور رام گڑھ

(خط) موضع شاہ پور رام گڑھ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ سردار سادھا سنگھ صاحب پریذیڈنٹ مقرر کئے گئے شیخ عبد الحق صاحب نے نبی کریم صلعم کی سیرت کے متعلق ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ خاکسار شیخ سردار علی

موضع کوٹ میاں صاحب

(خط) حسب تحریک حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان جلسہ ۲؍جون موضع کوٹ میاں صاحب میں زیر اہتمام جناب میاں عبد الکریم صاحب سجادہ نشین و شیخ محمد حسین صاحب خاکسار کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خان میرداد خان صاحب نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ نعت پڑھی اس کے بعد ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب نے توحید اور غیر مذاہب سے سلوک کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے بارہ میں ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب تقریر کی۔ مستورات بھی پردہ کی رعائت سے شامل جلسہ ہوئیں؛ (خاکسار شیخ عبد الرشید)

موضع رحیم آباد

(خط) حسب تحریک حضرت امام جماعت احمدیہ مورخہ ۲؍جون کو جلسہ منعقد کیا گیا۔ مولوی عبد الحی صاحب صدر جلسہ تجویز ہوئے۔ ڈاکٹر احمد الدین صاحب نے تقریر کی۔ اہل جلسہ نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ کہ ایسے جلسے ہمیشہ جاری رکھے جاویں۔ انتظام جلسہ کے متعلق خان بیرم خان صاحب کی کوشش خاص طور پر شکریہ کے قابل ہے۔

(محمد حسین)

حیرت انگیز رعایت

جو لوگ اپنے خطوط ۲۹ و ۳۰ جون ۱۹۲۶ء کو ڈاکخانہ میں ڈالیں گے اُنہیں ایک روپیہ کی چیز بارہ آنے میں ملے گی

یہ مجرب اور مفید ادویات جن کے متعلق جناب مینجر صاحب الفضل اپنے اخبار کے ۹ جون ۱۹۲۶ء کے اشاعت میں لکھتے ہیں "کہ ان ادویات کا ہم نے تجربہ کیا مفید پائی گئیں۔ اور یہ امر موجب خوشی ہے کہ شیخ محمد یوسف صاحب کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے۔ جب تک مختلف آدمیوں پر اُسے آزما کر مفید ہونے کا اطمینان نہ حاصل کر لیں امید ہے کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اُٹھائیں گے"۔

اب محض ان ادویات کی شہرت اور یقین دلانے کیلئے کہ درحقیقت یہ ادویات اپنے فوائد میں عجیب و غریب ہیں۔ وہ لوگ جن کی درخواستیں ٹھیک ۲۹ و ۳۰ جون کو ڈاکخانہ میں ڈالی جائیں گی انہیں چار آنے فی روپیہ رعایت پر یہ مفید اور مجرب ادویات ملیں گی۔ ان ادویات کی شہرت کیلئے یہ غیر معمولی رعایت دی جا رہی ہے۔ کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے کہ جو صاحب ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کریں گے۔ وہ انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے ہمارے گاہک بن جائیں گے۔ ورنہ اس کم قیمت پر تو کارخانہ کا اصل خرچ بھی پورا نہیں ہوتا۔ پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ فائدہ نہ ہو تو اپنی قیمت واپس لو۔ اب اس سے بڑھکر اور کیا رعایت اور تسلی ہو سکتی ہے۔

موتی سُرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

اس سرمہ پر ڈاکٹر لوگ شیفتہ اور حکماء فریفتہ ہیں۔ اور بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ جالا۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گرانی۔ رتوندا۔ بند آنکھ کا موتیابند۔ غرض کہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اسکا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و سکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں۔

کہ میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سُرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب بیماری اور کمزوری دور ہوگئی۔ انکی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہوگئی۔ اس پر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدوں آپ کے کہنے کے محض فائدہ عام کیلئے یہ الفاظ کو اس غرض کیلئے آپ تک پہنچاتا ہوں کہ اسے ضرور شائع کریں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوائی ہے

اکسیر البدن جملہ دماغی و جسمانی و اعصابی کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس پر ختم ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ (خاص)

مکرم جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں نہایت مسرت و شکرگذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپکو یہ لکھ رہا ہوں۔ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیجدی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اسکا خط آیا۔ میں اسکا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے کہ

"میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہوگیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی۔ جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہوگئی۔ الحمد للہ۔ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت موجود۔ جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کر دیں"۔ شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی عرفانی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے۔ جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز محمود احمد عرفانی کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اسکی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خطرہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچا لیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت "اکسیر البدن" ہے۔ اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں"۔

اکسیر معدہ

یہ امراض معدہ و سینہ کا لاثانی علاج ہے۔ اور بکثرت دودھ گھی ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہے۔ بیماریوں کی جڑ کمزور معدہ ہے۔ اگر آپکو کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے۔ تو آپ کیلئے سادہ غذا بھی نعمت عظمیٰ ہے ورنہ مرغن۔ لذیذ اور مقوی غذائیں بھی محض وبال ہیں۔ یہ اکسیر معدہ ہیضہ۔ بدہضمی کی بھوک۔ اپھارہ۔ بادی گولہ۔ پیٹ کا گڑ گڑ اور کھٹی ڈکاریں۔ تے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ آنکھ و دماغ کی کمزوری۔ گرمی کی شدت۔ پیاس کا زیادہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا گرم رہنا۔ کرم شکم۔ قبض۔ اسہال۔ سدہ۔ یا بواسیر۔ کھانسی دمہ وغیرہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ بالائی۔ مکھن۔ گھی۔ گوشت۔ انڈے وغیرہ مرغن اور مقوی اشیاء ہضم کرنیکی لاثانی دوا ہے۔ ایک ہی ہفتہ کے استعمال کے بعد بکثرت دودھ گھی روزانہ ہضم ہو جاتا ہے۔ خون صالح پیدا ہوکر چار پانچ پونڈ وزن بڑھ جاتا ہے۔ دماغ حافظہ ذہن کو تقویت اور قوت مردمی کو بدرجہ غایت بڑھاتی ہے۔ کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ خوراک دو رتی۔ قیمت فی شیشی جو کئی ماہ کیلئے کافی ہے صرف دو روپے (خاص)

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق کی شہادت

مکرم میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ کچھ دن گذرے۔ میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کے لئے لی تھی۔ ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی۔ اور میری تمام معدہ اور شکم کی شکایت رفع ہوگئی۔ اسکا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور مزید درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم ایک اکسیر معدہ عطا فرما دیں۔ مشکور ہونگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت دے۔

۲۹ و ۳۰ جون کو یاد رکھئے کیونکہ ان تاریخوں کو جو خط ڈاکخانہ میں ڈالا جاویگا۔ اُسے نور اینڈ سنز کی مشتہرہ ادویات ¾ قیمت پر ملینگی۔ اس رعایت کی قدر کیجئے۔ ورنہ پھر یہ موقعہ میسر نہیں آئیگا۔

موتی دانت پوڈر

ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ میلے اور خراب دانت جملہ امراض کا گھر ہیں۔ یہ پوڈر نہ صرف یہی کہ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا کر بدبو دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کریگا۔ بلکہ انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر جملہ امراض دندان گوشت خورہ خون یا پیپ کا آنا وغیرہ سے نجات دیگا۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ۔

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شہادت

جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے سابق مسلم مشنری امریکہ حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں۔ کہ میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا مفید پایا علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑوں کے عوارض کیلئے بھی نہایت مفید ہے۔

ست سلاجیت

خون پیدا کرتی ہے اور قوت جسمانی کو بڑھاتی ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی نزلہ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے سب کیلئے یکساں مفید ہے اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔ قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ بارہ آنے۔

جناب میرزا محسن بیگ صاحب نقشہ نویس بھٹنڈہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی ارسال کردہ ست سلاجیت بہت مفید ثابت ہوئی۔ براہ کرم دو چھٹانک اور بھیجدیجئے۔

نوٹ: چونکہ غیر ممالک میں وی۔ پی نہیں جا سکتا۔ اس لئے غیر ممالک کے احباب کو آرڈر دیتے وقت رقم ادویات اور محصولڈاک بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجنا چاہیئے۔

ملنے کا پتہ: مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

ہندوستان کی خبریں!

ٹریبیون کا خاص نامہ نگار شملہ سے لکھتا ہے کہ ساہوکارہ بل پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس میں پھر پیش ہونے والا ہے اس دفعہ یہ مسودہ قانون کسی غیر سرکاری ممبر کی طرف سے نہیں بلکہ مسٹر سٹو فنانس ممبر کی طرف سے پیش ہوگا ؛

شملہ ۷ر جون۔ ہندوستان کے محکمہ تغیرات طبعی کا اندازہ ہے۔ کہ امسال شمال مغربی ہندوستان میں معمول سے پیشتر بارشیں شروع ہو جائیں گی۔ شمال مشرقی ہندوستان میں حسب معمول یا اس سے زیادہ بارشیں ہوں گی۔ لیکن شمال مغربی ہندوستان میں معمول سے زیادہ بارشیں نہیں ہوں گی ؛

دہلی ۷ر جون۔ اسمبلی کے مقدمہ بم کے ملزموں بھگت سنگھ اور دت نے مسٹر مڈلٹن سشن جج کی عدالت میں جو بیان دیا ہے۔ اس کے اہم اقتباسات حسب ذیل ہیں ؛

"ہمیں اس امر کا اعتراف ہے کہ ہم نے عمداً دو بم پھینکے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم اس بات پر زور دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے اس فعل کا مقصد محض حکومت کو اپنا طریق نظم و نسق تبدیل کرنے پر آمادہ کرنا تھا۔ ہم اس امر کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ انگلستان کو خواب غفلت و مدہوشی سے بیدار کرنے۔ برطانی حکمت عملی کے خلاف ان لوگوں کی صدائے احتجاج کو ارباب حکومت کے کانوں تک پہنچانے کے لئے جن کے پاس اپنے جذبات و حسیات سے حکومت کو مطلع کرنے کے لئے کوئی دوسرا ذریعہ نہیں۔ اور اس امر کی تصریح کرنے کی غرض سے کہ ہندوستان کی موجودہ نوجوان نسل عدم تشدد کے قدیم نظریہ پر اعتقاد و اعتماد نہیں رکھتی۔ بموں کا پھینکنا ضروری خیال کیا گیا۔ بموں کے پھینکنے سے ہمارا انتہائے مقصود کسی انسان کو ہلاک کرنا نہ تھا۔ کیونکہ ہمارے نزدیک انسانی زندگی حد درجہ قابل احترام ہے۔ لیکن انقلاب کے موثر اور مفید ہونے پر ہمارا اعتماد یقینی ہے۔ ہم اس راستہ میں مصائب و مشکلات کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ممکن ہے ہمیں اپنے اس اعتقاد کی وجہ سے مصائب میں مبتلا ہونا پڑے ؛

کلکتہ ۷ر جون۔ رامانند چیٹرجی ایڈیٹر ماڈرن ریویو و پریذیڈنٹ ہندو مہاسبھا کو پولیس نے گرفتار کر لیا اور بعد میں زیر دفعہ ۱۲۴ الف انہیں مچلکہ لے کر چھوڑ دیا گیا۔ آپ کی گرفتاری ڈاکٹر سنڈرلینڈ کی کتاب "ہندوستان غلامی کی زنجیروں میں" کی اشاعت کے سلسلہ میں عمل میں لائی گئی۔ مقدمہ کی سماعت ۱۲ر جون سے شروع ہو جائے گی ؛

پشاور ۷ر جون۔ اطلاع آئی ہے۔ کہ جب سردار علی احمد جان عبدالحکیم اور دیگر لوگ کابل میں پہنچے۔ تو ان کی ننگے سر اور ننگے پاؤں شہر کے بازاروں میں نہایت ذلت کے ساتھ تشہیر کی گئی ؛

پشاور ۷ر جون موجودہ حکمران کابل نے محل میں سردار عبدالقدوس خان کی لڑکی کے ساتھ شادی کی ہے جو سابق امیر حبیب اللہ خان

کے زمانہ میں چیف وزیر تھے ؛

اجنالہ ۷ر جون۔ موضع سنگت پورہ ضلع امرتسر میں ایک کمہار کے ہاں ایک لڑکا تولد ہوا جس کے دو سر تھے جو دونوں کندھوں پر لگے ہوئے تھے۔ دو سروں کے دو منہ۔ ۴ کان ۲ ناک اور چار آنکھیں تھیں باقی دھڑ عام انسانوں کا سا تھا۔ لڑکا ۴ گھنٹہ زندہ رہ کر مر گیا ؛

شملہ ۷ر جون سہ ماہی مختتمہ ۳۱ر مارچ ۱۹۲۹ء میں ہندوستان کے اندر جو ہڑتالیں ہوئیں۔ ان کے متعلق حکومت ہند نے مندرجہ ذیل اعداد و شمار شائع کئے ہیں:۔

"اس عرصہ میں ۴۵ ہڑتالیں ہوئیں۔ ان میں ۱۰ کامیاب ۱۰ نصف کامیاب اور ۱۷ ناکام ہوئیں۔ باقی تاہنوز جاری ہیں۔ اس فہرست میں بمبئی کا نمبر اول ہے۔ یہاں ۲۹ ہڑتالیں ہوئیں۔ جس میں ۱۱۵۱۵۷ اشخاص نے حصہ لیا ان کے ۲۸۸۳۴۴۵ دن ضائع ہوئے۔ بنگال میں سات آسام۔ دہلی۔ مدراس اور یوپی میں دو۔ دو۔ اور برما میں ایک ہڑتال ہوئی ؛

پشاور ۷ر جون موجودہ حکمران کابل کے وکیل تجارت نے تجار کو اس امر کی اطلاع دی ہے۔ کہ چمن قندھار سڑک پر کابل قبضہ ہو گیا ہے۔ اور قندھار کے راستہ سے کابل اور مزار شریف میں خطوط اور پارسل وغیرہ کی تقسیم کا اطمینان بخش انتظام کر دیا گیا ہے ؛

کلکتہ ۷ر جون۔ ڈائرکٹر پبلک ہیلتھ کی رپورٹ پر گورنمنٹ کے ریزولیوشن سے پتہ چلتا ہے کہ بنگال میں ۱۹۲۸ء میں کل اموات ۱۱۸۹۳۷۰ ہوئیں۔ جن میں سے ۲۲۹۰۷۸ اموات ایک سال سے کم عمر کے بچوں کی ہیں زیادہ اموات ہیضہ اور چیچک سے ہوئی ہیں ؛

لاہور ۹ر جون لاہور گرمی کے لحاظ سے ہندوستان کے باقی تمام شہروں سے بازی لے گیا ہے۔ ۲۰ر جون ۱۹۱۰ء کو لاہور میں ۱۱۸.۴ درجہ حرارت تھا اس کے بعد اس قدر گرمی کبھی نہیں پڑی تھی۔ مگر ۸ر جون ۱۹۲۹ء کو درجہ حرارت ۱۱۹ تک پہنچ گیا جیکب آباد کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں سب سے زیادہ گرمی پڑتی ہے۔ مگر ۸ر جون کو وہاں درجہ حرارت ۱۱۷ تھا بمبئی اور دیگر مقامات پر بارشیں شروع ہو گئی ہیں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پنجاب میں بھی اس دفعہ زبردست بارش ہوگی ؛

الہ آباد ۸ر جون۔ مین پوری کا ایک پیغام مظہر ہے کہ بقر عید کے فساد کے سلسلہ میں ۱۱۹ گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں۔ یہ حکم جاری کیا گیا ہے۔ کہ ضلع مین پوری میں محرم کے دنوں میں کوئی آدمی بہانت کا جلوس نہیں نکال سکتا۔ نیز محرم کے سلسلہ میں بیش بندیاں عاید کر دی گئی ہیں ؛

لاہور ۹ر جون۔ شملہ سے اطلاع آئی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے شاہ امان اللہ خان کو ایک تحریری آرڈر بھیجا ہے۔ کہ وہ ہندوستان سے جلد از جلد رخصت ہو جائیں۔ شاہ امان اللہ نے کیا جواب دیا۔ اس کے متعلق فی الحال کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا ؛ (ملاپ)

ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۷ر جون۔ آج ملک معظم نے مسٹر میکڈانلڈ کو باریابی کا موقع بخشا۔ مسٹر موصوف نے وزارت عظمیٰ اور خزانہ کے افسر کا عہدہ قبول کیا۔ اور وزارت مرتب کر لی۔ کپتان ویجوڈ بین وزیر ہند مقرر ہوئے۔ ایک اور عورت بھی وزیر مقرر ہوئی ؛

بونس ایرز ۷ر جون۔ یہاں کا ایک پہاڑ آتش فشاں بن گیا۔ اور گرد و نواح میں زلزلے آ رہے ہیں ؛

روما ۷ر جون۔ کچھ عرصہ خاموش رہ کر کوہ ویسوئیس پھر آگ اگلنے لگا ہے لیکن اب کے زور پہلے کی بہ نسبت کم ہے۔ وہ پھر اس نے لاکھوں مکعب فٹ لاوا اگلا۔ جو وادی میں بہا چلا آ رہا ہے جیسے انہیں کسی نے فولادی شست میں لے لیا ہو۔ یہ علاقہ کرہ نار کی خیالی فضا و ہیبت کا منظر پیش کر رہا ہے۔ مکانات پر آسمان سے راکھ گر رہی ہے۔ فضا میں دھوئیں کے بادل چھا گئے ہیں۔ آتش فشاں پہاڑ کی لامتناہی گرج میں کبھی کبھی مکانوں کے گرنے کی آوازیں بھی مل جاتی ہیں۔ زمین ہل رہی ہے اور اندر سے گونج کی آواز آ رہی ہے۔ شہر کے نیچے دیہاتی بھاگ رہے ہیں۔ آتش فشاں پہاڑ کا نظارہ بڑا ہی خوفناک ہے۔ دھوئیں کا تین میل اونچا ستون اندر کی آگ سے سرخ نظر آتا ہے۔ شرارے پندرہ ہزار فٹ کی بلندی تک اڑ رہے ہیں ؛

روما ۷ر جون۔ پاپائے روما کے دربار کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے ایک طویل خط میں سائنور مسولینی کی بعض تقریروں کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ سائنور مسولینی نے کہا تھا۔ کہ چرچ حکومت کا زیر فرمان ہے پاپائے روما کو اٹلی کے مختار مطلق کے ان خیالات سے اختلاف ہے ؛

لنڈن ۷ر جون۔ برٹش کامن ویلتھ یوتھ کی ایک کانفرنس منعقدہ لنڈن میں مسٹر جینراج داس نے دیوداسیوں کے طریق کی برائیوں کا تذکرہ کیا۔ اور کہا۔ کہ ہندوستان کے باشندوں کی اکثریت معاشرتی اصلاح کی خواہاں ہے۔ لیکن جب کوئی اصلاحی تحریک مجلس مقننہ میں پیش کی جاتی ہے۔ تو حکومت اس کی مخالفت کرتی ہے ؛

لیبر حکومت کے حسب ذیل وزیر مقرر ہوئے ہیں:۔

وزیر اعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر خزانہ مسٹر فلپ سنوڈن۔ وزیر خارجہ مسٹر آرتھر ہینڈرسن محافظ مہر شاہی۔ مسٹر جے ایچ تھومس وزیر نو آبادیات مسٹر سڈنی ویب۔ صدر کونسل وزرا۔ لارڈ پارمور لارڈ چانسلر۔ لارڈ جسٹس سانکی۔ وزیر داخلہ مسٹر جے آر کلینز۔ وزیر ہند۔ کپتان ویجوڈ بین۔ وزیر محکمہ جنگ۔ مسٹر ٹام شا۔ وزیر محکمہ ہوائی جہاز لارڈ تھومسن۔ وزیر محکمہ صحت۔ مسٹر اے گرین وڈ۔ وزیر محکمہ لیبر مس ایم بونڈ فیلڈ۔ وزیر محکمہ زراعت۔ مسٹر نوئل بکسٹن وزیر تعلیم۔ سر سی پی ٹریویلین وزیر محکمہ تجارت۔ مسٹر ڈبلیو گراہم امیر البحر مسٹر اے وی الیگزنڈر۔ وزیر سکاٹ لینڈ مسٹر ڈبلیو ایڈمسن فرسٹ کمشنر آف ورکس۔ مسٹر جارج لینسبری ؛

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)